﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 18

جمعۃ المبارک 23؍دسمبر 2011ء

26؍محرم الحرام 1433 ہجری قمری ❁ 23؍فتح 1390 ہجری شمسی

شمارہ 51

ایک ہفتہ میں قرآن کریم کا دور

آنحضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کتنی دیر میں قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ایک رات میں ۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مہینہ میں قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرو۔ (حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ) مَیں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی توفیق ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک ہفتہ میں مکمل کرلیا کرو اس سے زیادہ جلدی نہ کرو۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن،باب فی کم یقرأ القرآن حدیث نمبر4666,4665)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ اکتوبر 2011ء

جائزہ لیں کہ آپ کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران تعلیمی نصاب کا مطالعہ کرنے والے ہیں۔ پھر مقامی مجالس عاملہ میں ان کا جائزہ لیں کہ ان کے سب ممبران نے مطالعہ مکمل کرلیا ہے۔ چندہ کا معاملہ سچائی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اصل چیز فگر نہیں ہے بلکہ روح ہے جس کے ساتھ چندہ دینا ہے۔ سال میں کم ازکم دس فیصد انصار وقف عارضی کریں پھر آہستہ آہستہ تعداد بڑھائیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ کریں۔

——— (ناروے کی نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کے ساتھ میٹنگ میں حضورانور کی اہم ہدایات)

خطبات میں، اجتماعات میں، جلسوں میں میری ہدایات ہوتی ہیں ان کو نکال کر اپنے لائحہ عمل میں، اپنے پروگراموں میں شامل کیا کریں اور ان پر عمل کروایا کریں۔ خدمت خلق کے بھی ایسے پروگرام بنائیں جو لوگوں کے لئے کشش کا موجب ہوں۔ نئے سال کے آغاز پر وقار عمل کر کے سڑکوں سے گند صاف کریں تو اس کا بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔

ملک کی آبادی کے دسویں حصہ تک ایک دفعہ احمدیت کا پیغام پہنچ جانا چاہئے۔ جب تک ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام پوری طرح فعال نہیں ہوگا اس وقت تک تیزی سے کام نہیں کیا جاسکتا۔ خدام کو پہلے اپنا علم بڑھانا چاہئے پھر دوستیاں بڑھائیں۔

ایم ٹی اے پر ’’راہِ ھُدیٰ‘‘ اور دوسرے سوال وجواب کے پروگرام آرہے ہیں ان سے بھی اپنا علم بڑھائیں۔ جو خدام اردو نہیں جانتے ان کو ان کی زبان میں کتب مطالعہ کے لئے دیں۔

——— (نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کی میٹنگ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم ہدایات)

سیکرٹری تعلیم کا یہ بھی کام ہے کہ نصاب مقرر کر کے اس کا امتحان لیا جائے۔ سال میں دو امتحان ہونے چاہئیں۔ جو ممبرات اردو نہیں جانتیں اور انگریزی جانتی ہیں انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے انگریزی تراجم مہیا کئے جائیں۔ Essence of Islam سے مختلف مضامین لے کر مطالعہ کے لئے مقرر کئے جاسکتے ہیں۔ اپنی لائبریری میں لجنہ کی کتب منگوا کر رکھیں۔

——— (نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے ساتھ میٹنگ میں شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ اور مختلف امور سے متعلق نہایت اہم اور تفصیلی ہدایات)

فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ تقریب بیعت۔ میڈیا میں ناروے کی مسجد ’’بیت النصر‘‘ کی تعمیر اور افتتاح کی خبروں کی تشہیر۔

(ناروے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاھر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

یکم اکتوبر 2011ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر ’’مسجد بیت النصر‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ساٹھ (60) فیملیوں کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ناروے کے درج ذیل جماعتوں سے یہ خاندان ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ Drammen، حلقہ Nasr، Klofta، Stovner، Nittedal، Kristiansand، Lorenskog، حلقہ Noor، Lanbertseter، Holmlia، Toyen اور Tonsberg۔

علاوہ ازیں بیرونی ممالک ڈنمارک، فن لینڈ، سویڈن، امریکہ اور زمبابوے سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 34 خوش نصیب

بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

عزیزم عبدالحئی سرمد، شایان احمد، سعد احمد، افتخار احمد فاخر، فارس احمد، زریاب اعظم، جاذب احمد، ابراہیم، عزیزم آدم، عزیزہ حدیقہ فرحت، ماہ نور احمد، ہبین احمد افکاری، سمیہ احمد، مریم رضوان، عائزہ خان، روفیہ صدف، سائرہ سمین خان، سارہ احمد، لبنیٰ انس، عبیحہ چوہدری، کنزہ خان، خواجہ کومل، فاکہہ چوہدری، مائدہ احمد چیمہ، عائشہ احمد، شمائلہ محمود، ریحہ احمد، ملائکہ شاء چوہدری، علیزہ شاء، مشعل مجید، صوفیہ خلیل، خافیہ شاہد، سامعہ شاہد۔

ان بچوں میں سے تین کا تعلق سویڈن جماعت سے تھا۔

ان سبھی بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سننے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایک بچی عزیزہ شمائلہ محمود بنت طاہر محمود کو دوبارہ بلوایا اور فرمایا کہ تم نے بہت اچھا پڑھا ہے۔ بہت اچھی آواز ہے۔ تھوڑا اسا اور سنا دو۔ چنانچہ اس واقفۂ نو بچی نے چند آیات پڑھ کر سنائیں۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

پانچ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور میٹنگ روم میں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

✿...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر **قائد عمومی** نے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد 12 ہے اور انصار کی تعداد 214 ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب آپ کی رپورٹس میں باقاعدگی نہیں ہے، آپ کو اپنی مجالس کی طرف سے بھی رپورٹس باقاعدہ موصول نہیں ہوتیں تو پھر آپ نے کیا کرنا ہے۔ آپ کو تمام مجالس کی طرف سے رپورٹس آنی چاہئیں۔ مجالس کو یاددہانی کروائیں۔ دس مجالس تو آپ کی اوسلو میں ہیں۔ جمعہ پڑھنے عہدیدار آتے ہیں جمعہ پر یاد کرواسکتے ہیں۔ مجالس کے دورے کر کے یاد کرواسکتے ہیں۔ یاد کروانا تو کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ آپ کے جو نائب صدران ہیں وہ مجالس کے دورے کریں اور توجہ دلائیں۔ آپ کی مجلس تو ایک چھوٹی مجلس ہے۔ اچھا کام کر کے ایک مثال بن سکتی ہے۔

✿...... حضور انور نے فرمایا کہ بعض بڑی مجالس یہ کہتی ہیں کہ اگر چھوٹی مجالس کو علم انعامی کے مقابلہ میں شامل کریں گے تو یہ اپنی تعداد کم ہونے کے لحاظ سے سب کچھ کر لیں گے اس لئے ان کا علیحدہ معیار ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی مجلس چھوٹی ہے۔ آپ کا معیار تو بہت اونچا ہونا چاہئے۔ آپ ہر چیز صرف رسمی طور پر نہ چھوڑیں۔ انشاء اللہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بھرپور کوشش کریں۔ آپ کام کریں گے، کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

✿...... **نائب صدر اول** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی ذمہ داری زعماء سے رابطہ رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجالس کی میٹنگز میں جایا کریں اور ان کو توجہ دلایا کریں کہ اپنی رپورٹس بروقت بھجوایا کریں۔

✿...... **نائب صدر صف دوم** نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا لائحہ عمل پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا کیا کام آپ کے سپرد ہیں۔ صرف عہدہ پر راضی نہ ہوں بلکہ کام کیا کریں۔ کتنے انصار سیر کرتے ہیں، کتنے ورزش کرتے ہیں، سائیکل چلاتے ہیں، انصار کو اس طرف توجہ دلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے ناروے میں تو بڑے خوبصورت علاقے ہیں انصار سیر کریں اور مضامین لکھیں۔ ان میں مقابلہ ہو اور انعام دیا جائے۔

✿...... **قائد تعلیم** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا پروگرام بنایا ہے؟ قائد تعلیم نئے بنے تھے حضور انور کی خدمت میں صدر صاحب نے رپورٹ پیش کی کہ ماہانہ ایک کتاب کا مطالعہ رکھا ہوا ہے اور ہم نے بھی وہی کتاب رکھی ہے جو جماعت کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ جماعت کی طرف سے اکتوبر میں ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد''۔ نومبر میں ''ایک غلطی کا ازالہ'' اور دسمبر میں ''پیغام صلح'' مقرر کئے ہیں۔

✿...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے یہ جائزہ لیں کہ آپ کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نصاب کا مطالعہ کرنے والے ہیں۔ پھر آپ کی مقامی مجالس عاملہ ہیں ان کا جائزہ لیں کہ ان مجالس کی عاملہ کے سب ممبران مطالعہ کرنے والے ہیں اور مطالعہ مکمل کر لیا ہے۔ اگر آپ کے عہدیدار ہی مطالعہ کر لیں تو 70 فیصد انصار تو ویسے ہی ہو جائیں گے جو مطالعہ مکمل کرنے والے ہوں گے۔

✿...... حضور انور نے فرمایا انصار میں جو مضمون نویسی کا مقابلہ ہے اس کے لئے آپ کو مواد بھی مہیا کرنا پڑے گا۔ کتب بتانی پڑیں گی۔ اس بارہ میں کمال یوسف صاحب سے مدد لیں۔

✿...... **قائد تربیت نو مبائعین** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ایک نو مبائع انصار ہیں جن سے رابطہ ہے۔

✿...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تین سال کا عرصہ اس لئے ہے تا کہ اس میں ایک نو مبائع کی اس حد تک تربیت ہو جائے کہ وہ نظام جماعت میں سمویا جائے۔ اسے چندوں کا پتہ ہو اور باقی نظام کا پتہ ہو اور اس طرح ہو جائے جس طرح وہ پرانا احمدی ہے۔ لیکن اب تو جو پرانے احمدی ہیں ان میں سے ایک حصہ خود نمازوں میں کمزور ہے، چندوں میں کمزور ہے، شرح کے مطابق ادائیگی نہیں ہے۔ آپ نے نو مبائع کی تربیت اس طرح کرنی ہے کہ اس کو پتہ ہونا چاہئے کہ تین سال بعد میں نے جماعتی نظام کا مکمل حصہ بن جانا ہے اور Main Stream میں چلے جانا ہے۔

✿...... **قائد تبلیغ** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اختلافی مسائل تیار کر کے داعیان الی اللہ کو سکھانے کے لئے ایک نصاب بنایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا لیف لیٹس، فلائرز تقسیم کرنے کا انصار اللہ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ناروے کی پانچ ملین آبادی ہے۔ جو چھوٹے ممالک ہیں ان میں تو دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچنا چاہئے اور اس میں کم از کم تین فیصد تو آپ انصار کا حصہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جو بوڑھوں کے لئے گھر ہیں وہاں جائیں، بوڑھوں کے پاس جائیں ان سے واقفیت بڑھے گی ان میں بھی تقسیم کریں۔

✿...... **قائد وقف جدید** نے اپنے چندہ اور دیگر امور کی رپورٹ پیش کی۔

✿...... **قائد تجنید** نے بتایا کہ ہماری مکمل تجنید 214 ہے۔ صف اول کے 126 انصار ہیں اور صف دوم کے 88 ہیں اور بارہ مجالس ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد تجنید نے بتایا کہ ہم نے اپنی تجنید اس طرح مکمل کی ہے کہ پہلے قائدین کو بھجوائی تھی۔ انہوں نے Update کر کے بھیجی ہے۔

✿...... **قائد ایثار** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خدمت خلق کا کیا پروگرام بنایا ہے۔ قائد ایثار نے بتایا کہ گزشتہ نو ماہ میں اولڈ پیپلز ہاؤس کے تین چار دورے کئے ہیں۔ بوڑھوں کو تحائف دیئے ہیں۔ عید پر بھی تحائف دئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو خدمت کرنے کے مختلف راستے نکالنے چاہئیں۔

✿...... **قائد اشاعت** نے بتایا کہ انصار اللہ کا پہلا شمارہ نکالا ہے اب دوسرے شمارہ پر کام ہو رہا ہے۔ رسالہ کا نام ''انصار اللہ'' ہے۔

✿...... **قائد مال** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ مجالس سے Data اکٹھا کریں۔ کون کون سے انصار ہیں۔ کتنی کتنی عمریں ہیں۔ اور ان میں سے کتنے کمانے والے ہیں۔ جو اپنی آمد نہیں بتا رہا ہے وہ اتنا لکھ دیں کہ اپنی آمد کے مطابق دے رہے ہیں۔ آپ کا کام اپنا Data اکٹھا کرنا ہے اور جماعت کی مدد کرنا ہے اور اپنا Data جماعت کو مہیا کرنا ہے۔ جماعت کے ڈیٹا پر انحصار کرنا درست نہیں ہے بلکہ آپ اپنا علیحدہ Data بنائیں اور کوائف تیار کریں۔

حضور انور نے چندے کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ چندے کا معاملہ سچائی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اصل چیز فگرز (Figurs) نہیں ہے بلکہ روح ہے جس کے ساتھ چندہ دینا ہے۔ اور خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے۔ ٹیکس (Tax) سمجھ کر نہیں دینا۔

✿...... **قائد تحریک جدید** نے اپنے کام کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ چندہ تحریک جدید اکٹھا کرنے میں سیکرٹری تحریک جدید کی مدد کی جاتی ہے۔ ناروے میں ایسا کوئی آدمی نہیں جو نہ کمانے والا ہو۔ جو کام نہیں کرتا ان کو حکومت کی طرف سے کچھ الاؤنس مل جاتا ہے۔

✿...... **قائد ذہانت وصحت جسمانی** نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی کہ اجتماع کے موقع پر کھیلیں ہوتی ہیں۔ اب ہماری مسجد بن گئی ہے اب یہاں بھی ہال میں ان ڈور (indoor) گیمز ہوں گی۔

✿...... **قائد تربیت** نے ایک جائزہ فارم حضور انور کی خدمت میں پیش کیا جس میں جائزہ کے لئے ہر ناصر سے بعض سوالات پوچھے گئے تھے۔ اس فارم میں پہلا سوال یہ تھا کہ کیا روزانہ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا اس سوال کے الفاظ سوچ کر ایسے بنائیں جو بلاوجہ دلوں میں بے چینی پیدا نہ کریں۔

✿...... **قائد تعلیم القرآن وقف عارضی** کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سال میں کم از کم دس فیصد انصار وقف عارضی کریں۔ پھر آہستہ آہستہ تعداد بڑھائیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ کریں۔

✿...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی توجہ دلائی تھی۔ داڑھی صرف اس لئے نہیں رکھنی کہ عہدیدار ہیں اور جب عہدہ سے فارغ ہوئے تو داڑھی بھی ختم ہوگئی۔ بلکہ احساس ہونا چاہئے اور داڑھی رکھنی ہے تو باقاعدہ رکھیں۔

✿...... **مجلس عاملہ** کے ایک ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضور کو مسجد کیسی لگی ہے۔ حضور انور نے فرمایا مسجد بہت خوبصورت اور اچھی ہے۔ دنیا کے لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں۔ اصل چیز اس کی آبادی ہے۔ خطبہ کے دوران MTA نے اس مسجد کے بعض نظارے دکھائے تھے۔ لوگوں نے بہت تعریف کی ہے۔ ماشاء اللہ خوبصورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا Kristiansand والے کہہ رہے ہیں کہ وہ جگہ لے رہے ہیں۔ وہ بھی مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ بہر حال جماعت ناروے نے مسجد کے لئے بڑی قربانی دی ہے۔

مجلس انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ چھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں اسی میٹنگ روم میں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

✿...... حضور انور ایدہ اللہ نے معتمد صاحب سے مجالس اور خدام کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری 12 مجالس ہیں اور 306 خدام ہیں اور ہمیں ماہانہ چار پانچ مجالس سے رپورٹس آجاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا مجالس کو توجہ دلائیں۔ یاد دہانی کروایا کریں۔ سب مجالس کی ماہانہ رپورٹس آنی چاہئیں۔ طریق یہ رکھیں کہ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ آجانی چاہئے۔ مثلاً جو ستمبر 2011ء کی رپورٹ ہے وہ 10/اکتوبر تک آپ کو مل جانی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی مجالس اور خدام کی اتنی تھوڑی تعداد ہے کہ آپ تمام مجالس سے سو فیصد رپورٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو نہیں بھیجتے ان کو بار بار یاددہانی کراتے رہیں۔

✿...... **مہتمم تربیت** نے بتایا کہ وہ نائب صدر بھی ہیں۔ انہوں نے بعض سوالات کے جوابات تیار کئے ہیں کہ میں احمدی کیوں ہوا۔ چندہ دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خطبات میں، اجتماعات میں جلسوں میں میری ہدایات ہوتی ہیں ان کو نکال کر اپنے لائحہ عمل میں، اپنے پروگراموں میں شامل کیا کریں اور ان پر عمل کروایا کریں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ اس وقت دو صد کے قریب ایسے خدام ہیں جن کی اچھی تربیت ہے۔ جو تربیت کے اچھے معیار پر ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر175

مکرم رامز الحدیدی صاحب آف شام(1)

مکرم رامز الحدیدی صاحب لکھتے ہیں:
میرا تعلق ایک فلسطینی الاصل گھرانے سے ہے۔ میری پیدائش 6رفروری 1977ء کو لیبیا کے شہر طرابلس میں ہوئی۔ میرے پاس اُردنی شہریت ہے اور آج کل شام میں رہائش پذیر ہوں۔ دینی لحاظ سے میرے والدین اہل سنت ہیں اور اس فرقہ کے معروف دینی عقائد ہی ہمارے عقائد تھے۔

مسلمانوں کی حالت دیکھ کر میرا دل جلتا تھا کہ یہ اُمّت کس قدر پستی کا شکار ہے جبکہ خیر اُمّت ہونے کی وجہ سے اسے دینی اور دنیوی اعتبار سے تمام مذاہب ومِلل پر فوقیت حاصل ہونی چاہئے تھی۔ اس بات نے میرے اندر تمام بڑی بڑی اسلامی جماعتوں، فرقوں اور احزاب کے بارہ میں تفصیلی طور پر جاننے کیلئے ایک لَو لگا دی۔ چنانچہ مَیں نے ان تمام جماعتوں اور فرقوں اور ان کی بڑی بڑی سرکردہ شخصیات کے بارہ میں خود ان کی ہی کتب میں سے مطالعہ شروع کر دیا۔ میری تحقیق دو حصوں پر مشتمل تھی۔ 1900ء سے قبل کی تاریخ اور حالات کا مطالعہ مَیں نے نسبتاً جلدی اور سرسری کیا تا کہ مجھے ان فرقوں کے بارہ میں تاریخی اعتبار سے بنیادی معلومات مل جائیں۔ پھر 1900ء کے بعد سے لے کر آج تک ان کے حالات اور اہم کاموں کے بارہ میں مَیں نے تفصیلی ریسرچ کی۔

تلاشِ حق

مَیں نے ان فرقوں اور دینی جماعتوں کے بارہ میں تعمق سے تحقیق کی پھر اس کا جو نتیجہ میرے حساب سے نکلا وہ نہایت عجیب تھا۔ ہوسکتا ہے کوئی مجھ سے اتفاق نہ کرے لیکن مَیں ان فرقوں کی کتب میں موجود حقائق کی بنا پر اس نتیجہ پر پہنچا کہ شاید اللہ تعالیٰ ان فرقوں اور جماعتوں میں سے کسی کو بھی غلبہ سے ہمکنار نہیں کرنا چاہتا، بلکہ ان پر مادہ پرست اور سیکولر گروپس کو ہی غلبہ ملتا نظر آتا ہے۔

اسی طرح جب ہم مسلمانوں کو دیکھیں اور اس کے بالمقابل عیسائیوں اور یہودیوں کو دیکھیں تو بھی عجیب صورتحال سامنے آتی ہے کیونکہ مسلمان جو کہ دینِ حق کے پیرو ہیں وہی سب سے پستی کا شکار اور سب سے پیچھے ہیں۔ ان تمام سوالوں کا میرے پاس قرآن وسنت سے کوئی جواب نہ تھا۔ شاید کسی کے ذہن میں یہ خیال گزرے کہ مَیں نے کسی مولوی سے اس کا جواب کیوں نہ پوچھا تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مَیں اپنے تجربہ کی بنا پر علماء کے بارہ میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ ان کو نماز پڑھانے اور رَٹے رٹائے بعض امور کو سرانجام دینے کے علاوہ اور کسی چیز کی فکر نہیں ہے۔ اس لئے ان سے ایسے سوال کرنے کی جسارت نہ کی۔

منطقی سوالوں کا جواب نہ پا کر مَیں مایوسی کے ظلماتی سایوں کی لپیٹ میں آنے لگا۔ علاوہ ازیں مَیں بھی دیگر مسلمانوں کی طرح نزول مسیح کا منتظر تھا لیکن اس بارہ میں تحقیق کے بعد مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر مسیح نے نازل ہونا ہوتا تو اس کا زمانہ 1800ء کے آخر سے لے کر 1900ء کی ابتدا کا بنتا ہے۔ لیکن عام عقیدہ کے مطابق ایسا نہیں ہوا۔ ان میں سے سب سے زیادہ واضح حدیث یہ تھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

’’تم لوگ عنقریب اہل روم سے امن وصلح کا معاہدہ کروگے، پھر تم اور وہ مل کر اپنے پیچھے سے آنے والے دشمن سے جنگ کروگے۔ پس تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مال غنیمت ملے گا اور تم سلامتی کے ساتھ جنگ سے واپس لوٹو گے۔ یہاں تک کہ تم ٹیلوں والی چراگاہ میں اتروگے تو ایک نصرانی شخص صلیب اٹھا کر کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہوکر اسے مار دے گا۔ اس وقت اہل روم غداری کریں گے اور جنگ کے لئے جمع ہو جائیں گے۔‘‘ (یہ حدیث سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ میں کتاب الفتن باب الملاحم میں موجود ہے)۔

میری تحقیق کے مطابق اس حدیث میں مذکور امور 9رد سمبر 1917ء کو حرف بحرف پورے ہو چکے تھے جب انگریزی جرنیل Edmund Allenby نے بیت المقدس میں کھڑے ہو کر اپنا مشہور جملہ کہا کہ ’’حقیقت میں آج صلیبی جنگیں ختم ہوئی ہیں، نہ کہ اس دن جس دن صلاح الدین نے ہمیں یہاں سے پسپا کیا تھا‘‘۔ یہ سب کچھ ہو جانے کے باوجود مسیح علیہ السلام نازل نہ ہوئے۔ یوں اس لحاظ سے بھی مایوسی کا منہ دیکھنا پڑا۔

دعا اور اس کی قبولیت

انہی مایوسیوں کے ایام میں سے ایک دن جمعہ کے روز خطبہ سے قبل مسجد میں بیٹھا اپنے لئے اور اپنے افراد خانہ اور باقی مسلمانوں کیلئے استغفار میں مشغول تھا اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت اور اسلام سے دُور ہوتے چلے جانے کے خیال سے دل گداز اور ذہن پریشان تھا کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ایک دعا ڈالی جو مَیں نے دل کی گہرائیوں سے کی۔ وہ دعا یہ تھی کہ یا الٰہی ہمارے معاملات جلد اپنے آخری خلیفہ کے سپرد فرما دے یعنی تمام مسلمانوں کو جلد حضرت امام مہدی کے جھنڈے تلے جمع فرما دے اور اس کام کیلئے تو خود تمام وسائل مہیا فرما اور ہمیں اشرار کے حوالہ نہ کرنا، آمین۔

نماز سے فارغ ہو کر جب گھر پہنچا تو حسب عادت مختلف ٹی وی چینل دیکھنے لگا۔ اسی دوران مجھے نائل سات پر ایم ٹی اے مل گیا جس پر ایک پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر چل رہا تھا جس میں انجیل اور عیسائیت کے بارہ میں بات ہو رہی تھی جو مجھے بہت اچھی لگی۔ مَیں اکثر کہا کرتا تھا کہ ہمارے علماء کو ان مسائل پر گفتگو کرنی چاہئے تا کہ عیسائیوں کو ہمارے دین کی عظمت کا پتہ چلے۔ لیکن نہ جانے کیوں سب ہی ان امور پر بات کرنے سے کتراتے تھے۔ جب مَیں نے یہ چینل دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ آخر میری مراد پوری ہوگئی۔

امام مہدی ومسیح موعودؑ

اس کے بعد مَیں گاہے گاہے ایم ٹی اے دیکھتا رہا حتی کہ 2007ء کے رمضان کی ایک رات جب پروگرام ختم ہوا تو مَیں نے اٹھ کر نوافل ادا کئے اور خدا کے حضور مناجات کرنے لگا۔ اسی دوران مجھے ٹی وی سے ایک نہایت درجہ کی دلربا مناجات سنائی دی وہ اتنی پیاری تھی کہ مجھے اپنی مناجات بھول گئی۔ مَیں اس مناجات کو بڑی توجہ سے سننے لگا جو ایک حبیب کی اپنے محبوب سے مناجات تھی جو دنیا طلبی کیلئے نہیں بلکہ آخرت کے بارہ میں تھی بلکہ خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے ایک بندے کی آواز تھی۔ جب یہ مناجات ختم ہوئی تو ٹی وی پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر دکھائی دی۔ مَیں نے اس سے قبل یہ تصویر نہ دیکھی تھی۔ اس تصویر کے نیچے لکھا تھا **امام مہدی ومسیح موعود**۔ اس پر مَیں نے تین دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا اور دل میں کہا کہ ہر چیز کمال کے بعد پھر زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ بظاہر ایسے زبردست دلائل اور سچی باتیں کرنے والے اور نورانی چہروں والے ہیں لیکن انہیں احساس ہی نہیں کہ وہ اتنی بڑی غلطی کر رہے ہیں۔ پھر مَیں نے یہ دعا کی کہ اے خدا ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اس کی اتباع کی توفیق بخش اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق بخش۔ پھر ٹی وی بند کیا اور سو گیا۔

ایک مبارک رات

یہی وہ رات تھی جو میرے لئے مبارک رات ثابت ہوئی کیونکہ اس میں میرے لئے ایک عظیم واقعہ ظاہر ہوا یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے خود مجھے فرمایا کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں، کچھ پوچھنا ہے تو پوچھو۔ مَیں دلائل سے ثابت کرتا ہوں۔ لیکن مَیں نے منہ پھیر لیا مگر وہ پھر میرے سامنے آ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مَیں خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں۔ لیکن مَیں نے پھر منہ موڑ لیا۔ ایسا سات بار ہوا۔ ساتویں دفعہ آپ میرے سامنے تشریف لائے اور فرمایا کہ مَیں خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں اور اس دفعہ آپ کی آواز میں بہت جلال اور قدرے سختی تھی گویا آپ کی آواز بجلی اور کڑک اور آندھیوں اور زلزلوں سے مشابہ تھی اور اس دفعہ اس کی شدت مجھے اپنے اندر باہر میں محسوس ہوئی۔ پھر آپ نے ذرا آگے بڑھ کر نہایت شفقت اور وقار اور سکینت سے پدرانہ شفقت کے ساتھ فرمایا: ’’مَیں نے تمہیں سات دفعہ خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہا ہے کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں۔ اتنی دفعہ مَیں نے اس سے پہلے کسی کے لئے قسم نہیں کھائی اور تم جانتے ہو کہ کیوں سات دفعہ مَیں نے قسم کھائی ہے‘‘۔

پھر آپ تشریف لے گئے۔ مَیں نے آپ کی طرف دیکھا اور اس پہلی نظر سے ہی آپ کی محبت میرے دل میں راسخ ہوتی چلی گئی۔

مطالعہ کتب مسیح موعودؑ اور بیعت

تب مَیں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تمام کتابیں پڑھنے کا فیصلہ کیا اور ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں پر زور دیا کہ مجھ پر امام مہدی کی حقیقت منکشف فرما دے۔ یہ سلسلہ کئی دن بلکہ چند ماہ تک چلتا رہا لیکن مجھے کوئی خواب وغیرہ نہ آئی۔ پھر ایک دن جمعہ کے روز جب مَیں گھر میں بیٹھا امام مہدی کی حقیقت کے بارہ میں غور اور دعا کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے امام مہدی کی حقیقت دکھائے تو اسی محویت کے عالم میں مَیں نے سنا کہ جیسے کوئی کہہ رہا ہے کہ اگر تم اس بارہ میں کوئی خواب چاہتے ہو تو وہ تو تمہارے لئے ہوگی، پھر دوسروں کے ایمان لانے کے لئے کیا کروگے؟ کیا وہ بھی خوابوں کے ذریعہ ہی ایمان لائیں گے۔ اٹھو اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کرو اور ان کے ذریعہ حق وباطل میں فرق دیکھو۔ چنانچہ مَیں نے مطالعہ شروع کیا یہاں تک کہ مجھے یقین ہوگیا کہ آپ ہی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے پاس آپ کی صداقت کے بہت سے دلائل وبراہین اکٹھے ہو گئے۔ اس کے ساتھ دعا اور تضرعات کا سلسلہ جاری رکھا لیکن مجھے اس بارہ میں کوئی واضح خواب نظر نہ آئی۔

بہرحال اس مرحلہ تک پہنچ کر مَیں نے جماعت کے ساتھ ای میل کے ذریعہ رابطہ کیا اور اپنا نمبر دے دیا۔ مجھ سے افراد جماعت نے رابطہ کیا اور میں نے بیعت کر لی۔

مبارک ہو آپ احمدی ہو گئے ہیں!

بیعت کے چند دن بعد ایک دن نماز فجر سے واپس آ کر مَیں لیٹا تو غنودگی کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ جنت میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بٹھایا گیا، آپ نے اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر بڑی مسرت سے فرمایا ’’مبارک ہو آپ احمدی ہو گئے ہیں۔‘‘ جب آپ نے یہ فرمایا تو اس وقت میرے جسم کا ذرہ ذرہ احمدی ہو چکا تھا۔ مَیں نے حیا اور خوشی سے سر جھکا لیا۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے فرمایا کہ تمہارا امام مہدی پر ایمان ابھی مکمل نہیں ہوا۔ اس کے بعد مجھے آپ کی صداقت پر پورا شرح صدر ہو گیا۔ مَیں اس انتظار میں رہا کہ حضور کچھ اور فرمائیں اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو آواز دیکر بلایا! اس پر آپ فوراً تشریف

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

047- 6212515

0300-7703500

لے آئے گویا آپ کو اپنے سید و مولیٰ اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کا انتظار تھا۔مَیں نے دیکھا کہ آپؑ صحابہ رسولؐ کے ساتھ کسی کام میں مصروف تھے جو آپ کے ساتھ ہی آ گئے۔ پھر آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور میں آپ کو سر سے پاؤں تک انتہائی محبت ،شوق ،عشق اور اشتیاق سے دیکھنے لگا۔آپ کے چاند چہرے کو دیکھا اور گویا آپ کے چہرہ مبارک کے نور کو دیکھنے سے مجھ پر ایک نشہ کی سی کیفیت طاری تھی ۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یہ حالت دیکھی اور بڑے وقار سے فرمایا: یہی ہے جس نے صلیب کو توڑا اور خنزیر کو قتل کیا ہے،اور یہی ہے جس نے زمین کو عدل اور سلامتی سے بھر دیا جیسے قبل ازیں وہ ظلم وجوْر سے بھر گئی تھی۔یاد رکھو کہ اس کا ہم مرتبہ کوئی زمین میں پیدا نہیں ہوگا اور جو بھی آئے گا وہ اسی میں سے ہوگا اور اسی کے نقش قدم پر آئے گا۔اس کے بعد حضور خاموش ہو گئے۔حضور کا یہ فرمان میرے دل و دماغ پر نقش ہو گیا۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ ارنگا (تنزانیہ) کے سالانہ ریجنل جلسہ اور شاندار امن کانفرنس کا انعقاد

ارنگا کے میئر، ڈپٹی کمشنر اور نمائندہ کمشنر نیز حکومتی پارٹی (CCM) کے صوبائی و ضلعی جنرل سیکرٹریان اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری عمائدین و نمائندگان کی شرکت اور احمدیوں کی امن پسندی کی تعریف

پریس اور میڈیا میں کوریج

(رپورٹ: ریاض احمد ڈوگر مبلغ سلسلہ ارنگا ریجن۔تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے ریجن ارنگا کو اپنا سالانہ جلسہ اور ایک کامیاب امن کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ پروگرام مورخہ 22/اکتوبر 2011ء کو ہوا۔

جلسہ کیلئے ٹاؤن کے وسط میں ایک ہال کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا جسے خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا "Love for all haterd for none" کا بینر حاضرین کی خاص توجہ کا مرکز بنا رہا۔

22/اکتوبر 2011ء بروز ہفتہ صبح دس بجے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولانا طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ کی اغراض و مقاصد اور برکات کا ذکر کیا۔

بعدازاں صداقت حضرت مسیح موعودؑ، اسلام اور دنیا کی مشکلات کا حل نیز بیعت کی ضرورت و اہمیت جیسے اہم عناوین پر دیگر مقررین سلسلہ نے علمی تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس اور امن کانفرنس

نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد سہ پہر تین بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔اس اجلاس کا عنوان ''امن'' تھا۔اس کے مہمان خصوصی صوبہ ارنگا کے کمشنر صاحب تھے انہوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ''اسلام امن عالم کا ضامن ہے'' کے عنوان پر ایک تقریر ہوئی جس کے بعد امیر صاحب تنزانیہ نے امن عالم اور اسلام کے عنوان پر اپنی تقریر میں عدل و انصاف مذہبی آزادی اور ایک دوسرے کا احترام کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ان بنیادی قدروں کے قیام کے بغیر امن ناممکن ہے۔امیر صاحب کی تقریر حاضرین اور پریس کے نمائندگان نے بالخصوص بہت پسند کی اور گہری دلچسپی سے سنی۔امیر صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ میں شریک درج ذیل دیگر عمائدین و نمائندگان نے مختصر خطاب کئے۔

1۔میئر ارنگا

2۔جنرل سیکرٹری CCM صوبہ ارنگا

3۔جنرل سیکرٹری آف CCM ضلع ارنگا

4۔نمائندہ چرچ پادری صاحب

ان سب نے مقررین نے جماعت احمدیہ کی امن پسندی کو بہت سراہا اور قیام امن کے لئے جماعتی کوششوں میں اپنی حمایت کا یقین دلایا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مہمان خصوصی نمائندہ کمشنر D.C صاحب ارنگا کی تھی۔تقریر کے آغاز میں انہوں نے وضاحت کی کہ مَیں نمائندہ کمشنر کے علاوہ اپنی ذاتی حیثیت میں (یعنی بطور ڈسٹرکٹ کمشنر) بھی آیا ہوں اس لئے پہلے R.C صاحب کا لکھا ہوا پیغام پڑھوں گا پھر اپنی ذاتی حیثیت میں بھی کچھ کہوں گا۔چنانچہ انہوں نے کمشنر صاحب کا لکھا ہوا پیغام پڑھنے کے بعد کہا کہ آج کے اس دور میں آپ کے ماٹو "Love for All Haterd for None" کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔نیز آپ نے "امن" کے عنوان پر خصوصی اجلاس منعقد کرنے کو بہت سراہا۔ڈپٹی کمشنر صوبہ ارنگا کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

جماعت احمدیہ ارنگا کا جلسہ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ بہت کامیاب رہا اس جلسہ میں صوبہ کے D.C و نمائندہ R.C، ارنگا کے میئر، حکومتی پارٹی C.C.M کے صوبائی و ضلعی جنرل سیکرٹریان اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری عمائدین و نمائندگان جنہوں نے شرکت کی ان کی تعداد 30 ہے۔اس طرح 180 احمدی احباب اور 45 غیر احمدی احباب سمیت کل 225 افراد نے شرکت کی۔

پریس اور میڈیا کوریج:

جلسہ سالانہ و امن کانفرنس کی اشاعت کی کوریج کے لئے صوبائی و ملکی ریڈیوز، اخبارات اور T.V کے نمائندگان بھی تشریف لائے چنانچہ اس جلسہ اور کانفرنس کی خوب اشاعت و تشہیر ہوئی۔ بالخصوص نیشنل TBC T.V اور نیشنل اخبار "Habari leo" نے تفصیلی خبریں شائع کیں۔ مذکورہ اخبار لکھتا ہے:

"احمدیہ مسلم جماعت ارنگا نے جلسہ امن کا انعقاد کیا ہے اور دین اسلام کے تمام متبعین نیز دیگر ادیان کے پیروکاروں کو تلقین کی ہے کہ وہ خودسوزی اور فساد کے لئے اپنے دین کا نام استعمال نہ کریں۔اخبار نے لکھا کہ ارنگا شہر میں ہونے والے اس جلسہ میں احمدیہ جماعت کے ممبران کے ساتھ ساتھ اہم سرکاری شخصیات جن میں ڈپٹی کمشنر ارنگا اور شہر کے میئر نے بطور خاص شرکت کی۔احمدیہ مسلم جماعت تنزانیہ کے ملکی سربراہ شیخ طاہر محمود چوہدری صاحب نے کہا کہ کچھ دینی راہنما جن میں بعض مسلمان لیڈران بھی شامل ہیں اپنے متبعین کو بغاوت کی گمراہ کن تعلیم دیتے ہیں۔آپ نے کہا کہ کوئی دین ایسا نہیں جو امن برباد کرنے کی تعلیم دیتا ہو۔لوگوں کے ناجائز اسلحہ رکھنے، خودسوزی اور بدلہ لینے کے خیالات کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

اخبار نے امیر صاحب کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ ملکی تعمیر و ترقی کا دارومدار امن پر ہے اور قیام امن کیلئے عدل و انصاف قائم کرنا لازم ہے۔جو حکمران منتخب ہوئے ہیں انکا فرض ہے کہ وہ اپنے اس عہدہ و اقتدار کی قدر کرتے ہوئے عدل و انصاف کا قیام کریں۔

آپ نے مزید کہا کہ اسلام میں حکمرانوں کے انتخاب کے بعد ان کی نافرمانی گناہ ہے اور لوگوں پر لازم ہے کہ حکمرانوں کے ساتھ ان کے فرائض کی ادائیگی میں تعاون کریں۔

اسی طرح اخبار لکھتا ہے: ارنگا شہر کے میئر نے اپنی نصائح میں کہا کہ امن حکومتی پارٹی CCM کا خاصہ ہے کیونکہ امن کے پیغام کی اشاعت ہی لوگوں کی بہبود و ترقی کو زیادہ کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ڈپٹی کمشنر صاحب ارنگا نے مختلف ادیان کے پیروکاروں کو پرزور تحریک کی کہ وہ اپنے اندر شدت پسندی پیدا کرنے والے امور سے اپنے آپ کو دور رکھیں اور مذہبی اختلافات کو ہوا نہ دیں تا کہ ملک میں موجود امن ضائع نہ ہو۔

اخبار نے مزید لکھا کہ D.C نے کہا کہ حکومت امن کے اس پیغام کی پرزور حمایت کرتی ہے جس کی campaign جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور احمدیہ جماعت سے درخواست کی کہ دیگر برائیوں کا خاتمہ جن میں رشوت و فتنہ فساد شامل ہیں کے خاتمہ کے لئے بھی حکومت کی مدد کرے کیونکہ اگر ان برائیوں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملا تو ملکی امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔حکومت بغاوت و فساد جیسی برائیوں سے لڑ رہی ہے اور ایسا کرتی رہے گی ہماری آپ (جماعت) سے درخواست ہے کہ حکومت کو اس کام میں تنہا نہ چھوڑیں ورنہ ملکی امن خطرہ میں پڑ سکتا ہے''۔

جلسہ سے متعلق غیروں کے تاثرات:

ارنگا شہر کے میئر صاحب نے کہا کہ اس نفسانفسی کے دور میں لوگوں کو اکٹھا کر کے امن کا سبق دینا بہت اچھی سوچ ہے اور ہماری حکومت بلاتفریق مذہب و ملت ایسی ہر کوشش کی تائید کرتی ہے۔

ایک سکول ٹیچر معلم Inugu صاحب نے کہا کہ یہ ایک بہت اچھی اور پراثر کوشش ہے لیکن بے چینی ختم کرنے کیلئے نوجوانوں کی راہنمائی اور انہیں ہنر سیکھنے کے مواقع فراہم کرنا بھی ضروری ہے۔

حکومتی پارٹی CCM کے ضلعی جنرل سیکرٹری صاحب نے کہا کہ میرا جماعت سے پرانا تعلق ہے یہ لوگ امن سے رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی امن سے رہنے کا درس دیتے ہیں۔

حکومتی پارٹی CCM کی صوبائی جنرل سیکرٹری صاحبہ نے کہا کہ میرے لئے اس کانفرنس میں شرکت بہت سکون کا موجب ہے۔یہاں پر مختلف عقائد اور طبقہءفکر کے لوگوں کو جمع کر کے دنیا کے امن کیلئے غور کرنے کا خوبصورت پلیٹ فارم مہیا کیا گیا ہے۔

"Anglican church" کے نمائندہ نے کہا کہ انتہائی قابل قدر کوشش ہے ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم جلسہ کے عظیم الشان اثرات ظاہر فرمائے اور سب شاملین، کارکنان اور خدمت گاران کو اجر عظیم سے نوازے۔(آمین)

❁❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے مسلم اُمّہ پر رحم کھاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اور اپنے وعدے کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر اس لئے بھیجا ہے کہ فرقوں کا خاتمہ ہو۔ جو مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا رہے ہیں وہ اسلام کے مختلف فرقوں میں سے آ کر فرقہ بندی کو ختم کرتے ہوئے حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔

اس زمانہ کے حَکَم و عَدَل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین، صحابہ کرام اور حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے مقام و مرتبہ سے متعلق نہایت بصیرت افروز اور حکیمانہ ارشادات کا تذکرہ۔

یہ ہے وہ خوبصورت اور انصاف پر مبنی تعلیم اور مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے اور فرقہ بندی کو ختم کرنے کی تعلیم جو اللہ تعالیٰ کے اس بھیجے ہوئے اور فرستادے نے ہمیں دی ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلامِ صادق بن کر صلح اور سلامتی کا پیغام لے کر آیا تھا۔ خدا کرے کہ مسلم اُمّہ اس پیغام کو سمجھے اور فرقہ بندیوں اور فسادوں اور ایک دوسرے کے قتل و غارت سے بچے تا کہ اسلام ایک نئی شان سے دنیا کے کونے کونے تک اپنی چمک اور دمک دکھائے۔

مسلمان ملکوں کی عمومی حالت اور فسادات سے بچنے کے لئے بھی بہت زیادہ دعا کریں۔ دنیا کی عمومی معاشی حالت بھی بے چینیاں پیدا کر رہی ہے۔ ایک تیسری بڑی گھمبیر صورتحال جو پیدا ہو رہی ہے اور ہونے والی ہے وہ بظاہر جو لگ رہا ہے کہ دنیا عالمی جنگ کی طرف بھی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ہمیں ان دنوں میں بہت زیادہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور ہر قسم کی احتیاطی تدابیر بھی کرنی چاہئیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2؍دسمبر 2011ء بمطابق 2؍فتح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

مسلمانوں میں سے ایک طبقہ تو ایسا ہے جو نام نہاد علماء جن کا کام فساد پیدا کرنا ہے اُن کے پیچھے چل کر بغیر سوچے سمجھے احمدیت کی مخالفت کرنے والا ہے۔ بعض ایسے ہیں اور بڑی کثرت سے ایسے ہیں جو مذہب سے لاتعلق ہیں۔ صرف عید کی نماز پڑھنے والے ہیں یا زیادہ سے زیادہ کبھی کبھار جمعہ پڑھ لیا۔ کچھ ایسے ہیں جو باوجود مذہب میں کسی بھی قسم کی سختی کو ناپسند کرنے کے اور تکفیر کے فتووں سے جو ان علماء کی طرف سے لگائے جاتے ہیں بیزاری کا اظہار کرنے کے خوف کی وجہ سے چپ رہتے ہیں۔ لیکن ایک ایسی تعداد بھی ہے جو گو اسلام کا اور مذہب کا زیادہ علم تو نہیں رکھتے، دین کا زیادہ علم تو نہیں رکھتے لیکن خواہش رکھتے ہیں کہ غیر کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں پر جو انگلی اٹھتی ہے، اعتراضات ہوتے ہیں اُن کا تدارک کیا جائے۔ اُن کو کسی طرح سے روکا جائے۔ اُن کو جواب دیا جائے۔ اُن کے منہ بند کروائے جائیں۔ اُن کی خواہش ہے کہ اسلام کے تمام فرقے ایک ہو کر دشمنانِ اسلام اور دجالیت کا مقابلہ کریں۔ اس گروہ میں پاکستان، ہندوستان کے رہنے والے مسلمان بھی ہیں، عرب ممالک کے رہنے والے مسلمان بھی ہیں اور دوسرے مسلمان ممالک کے رہنے والے مسلمان بھی ہیں۔ ان لوگوں کی طرف سے جو اسلام کو صرف اسلام کے نام سے جاننا چاہتے ہیں نہ کہ کسی فرقے کے نام سے، جماعت احمدیہ پر بھی یہ اعتراض ہوتا ہے اور مختلف موقعوں پر سوال اُٹھاتے ہیں کہ کیا پہلے اسلام میں فرقے کم ہیں جو آپ نے بھی ایک فرقہ بنا لیا۔ ہمیں کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ اسلام کے ہمدرد ہیں تو مسلمانوں کو فرقہ بندیوں سے آزاد کرانے کی کوشش کریں۔

سب سے پہلے تو مَیں ایسے سوال کرنے والوں کا اس لحاظ سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کم از کم وہ ہمیں مسلمانوں کا ایک فرقہ تو سمجھتے ہیں، مسلمان تو سمجھتے ہیں۔ بلا سوچے سمجھے تکفیر کا فتویٰ نہیں لگا دیتے۔ ایسے لوگوں سے مَیں یہ عرض کروں گا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلم اُمّہ پر رحم کھاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اور اپنے وعدے کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر اس لئے بھیجا ہے کہ فرقوں کا خاتمہ ہو۔ جو مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا رہے ہیں وہ اسلام کے مختلف فرقوں میں سے آ کر فرقہ بندی کو ختم کرتے ہوئے حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر فضل کرتے ہوئے اُن کی بصیرت کی آنکھ کو کھولا ہے تو انہوں نے فرقہ بندی کو خیر باد کہہ کر حقیقی اسلام کو قبول کیا ہے۔ اُس حَکَم اور عَدَل کی بیعت میں آ گئے ہیں جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی تا کہ جو غلط روایات، تعلیمات اور بدعات مختلف فرقوں میں راہ پا گئی ہیں اُن کو حقیقی قرآنی تعلیم کی روشنی کے مطابق دیکھا جائے اور حقیقی قرآنی تعلیم کے مطابق اُن کو اختیار کیا جائے اور اُن پر عمل کیا جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی اسلامی تعلیم کی حقیقی روشنی اور تربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتی ہے۔ کسی مسلمان شخص کے لئے، کسی شخص کے مسلمان ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کا اقرار کرتا ہو اور یہی حدیث سے ثابت ہے۔ (مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان و الاسلام والاحسان ...... حدیث نمبر 93)۔ لیکن اس کے مقابلے پر دوسرے فرقوں کو دیکھیں تو ہر ایک دوسرے کے بارے میں تکفیر کے فتوے دیتا ہے۔

پس ان اسلام کا درد رکھنے والوں کی یہ غلط فہمی کہ امت مسلمہ پہلے ہی فرقوں میں بٹی ہوئی ہے، جماعت احمدیہ نے ایک اور فرقہ بنا کر فساد کی ایک اور بنیاد رکھ دی ہے، قرآن و حدیث کے علم میں کمی کا نتیجہ ہے۔ کسی بھی دوسرے فرقے کے لٹریچر کا مطالعہ کر لیں تو تکفیر کے فتوؤں کے انبار ایک دوسرے کے خلاف نظر آئیں گے۔ اگر جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کریں تو غیر مذاہب کے اسلام پر حملوں کا دفاع نظر آئے گا۔ یا مسلمانوں سے یہ درخواست نظر آئے گی کہ اس تکفیر بازی کے زہروں سے بچیں اور خدمتِ اسلام کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ یا یہ نظر آئے گا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ یا اس بات پر زور نظر آئے گا کہ دنیا میں محبت، پیار، صلح اور آشتی کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے اور نفرتوں کے انگاروں کو بجھانے کے لئے ہمیں کیا کوشش کرنی چاہئے۔ یا یہ نظر آئے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مقام کیا تھا اور ہر ایک اُن میں سے ایک روشن ستارہ ہے جو قابلِ تقلید ہے، ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے۔

پس جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں تو یہ خوبصورت باتیں نظر آتی ہیں نہ کہ تکفیر کے فتوے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ تکفیر کے فتووں کے انبار ہیں، کسی بھی فرقے کے فتووں کی کتاب کو اُٹھالیں ایک دوسرے کے خلاف فتوے نظر آئیں گے۔

اس آخری بات کو جو مَیں نے کہی کہ صحابہ کا کیا مقام ہے؟ اس بات کو مَیں لیتا ہوں۔ اگر دیکھیں تو اسلام میں دو بڑے گروہ ہیں۔ اُن کی آگے فرقہ بندیاں ہیں۔ شیعہ اور سُنی۔ اور شیعہ اور سُنی دونوں نے غلو اور زیادتی سے کام لیتے ہوئے ان صحابہ کے مقام کو گرانے سے بھی گریز نہیں کیا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابتدائی زمانے میں بے انتہا قربانیاں دیں۔ انہوں نے ایک دوسرے پر اس غلو کی وجہ سے تکفیر کے فتوے بھی لگائے ہیں اور لگاتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ایک نے غلو سے کام لیتے ہوئے حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کے مقام کو غیر معمولی بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے اور دوسرے کبار صحابہ اور خلفائے راشدین کے مقام کو انتہائی ظلم کرتے ہوئے گرانے کی کوشش کی ہے تو دوسروں نے بھی اس کے جواب میں کمی نہیں کی۔ پھر ان بڑے گروہوں کے اندر مزید فرقہ بندیاں ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ اور اس فرقہ بندی نے ایک اور فساد برپا کیا ہوا ہے۔ غرض کہ لگتا ہے کہ ان سب کی غرض نعوذ باللہ اسلام کو متشدد، کفر کے فتوے لگانے والا اور فساد برپا کرنے والا مذہب قرار دینا ہے۔

لیکن جیسا کہ مَیں نے ابھی بیان کیا، جماعت احمدیہ کا مقصد تو ایک خوبصورت مقصد ہے۔ اسلام کا حسن اور خوبصورت تصویر پیش کرنے والا مقصد ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو ان گروہوں اور فرقوں کی طرح تصور کرنا جماعت احمدیہ پر ایک زیادتی ہے۔

آجکل ہم محرم کے مہینے سے گزر رہے ہیں اور ہر سال اس مہینے سے ہم گزرتے ہیں تو جن جن ممالک میں سنیوں اور شیعوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں ہمیں محرم کے مہینے میں دونوں طرف کا جانی اور مالی نقصان نظر آتا ہے۔ پاکستان ہو یا عراق ہو یا کوئی ملک ہو، ہر طرف ہم یہی دیکھتے ہیں کہ محرم میں کوئی نہ کوئی فساد برپا ہوتا ہے، جان اور مال کا نقصان کیا جا رہا ہوتا ہے۔ گو کہ اب تو یہ نقصان ایک روزانہ کا معمول بن گیا ہے لیکن محرم میں خاص طور پر زیادہ ہو رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ان لوگوں نے ایک دوسرے کے خلاف تکفیر کے فتوؤں کے انبار لگائے ہوئے ہیں۔ مَیں نے جب دیکھا تو بہت سارا مواد اکٹھا ہو گیا لیکن اتنے اتنے غلیظ فتوے ہیں اور گالیاں ہیں کہ مَیں مثال کے طور پر بھی وہ یہاں پیش نہیں کرنا چاہتا۔

آج مَیں صرف اس زمانے کے حَکَم اور عَدَل مسیح و مہدی معہود کے حکیمانہ ارشاد جو آپ علیہ السلام نے خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ اور حضرت امام حسینؓ وغیرہ کے متعلق بیان فرمائے ہیں، پیش کرتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس خوبصورت طریقے سے آپؑ نے فساد کی بنیاد کو ختم کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ جب مَیں نے یہ ارشادات جمع کروائے تو اس کے سینکڑوں صفحات بن گئے ہیں، لیکن وقت کے لحاظ سے اس وقت صرف چند ایک آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ میں بھی مختلف فرقوں سے بیعت کر کے آنے والے جن کی ابھی صحیح طرح تربیت نہیں ہوئی، ان کے لئے بھی یہ ارشادات سننا ضروری ہیں اور بعض وہ لوگ جن کی مثال مَیں نے دی ہے کہ بعض دفعہ ایم ٹی اے دیکھ لیتے ہیں یا کبھی خطبہ سن لیتے ہیں اور جماعت میں دلچسپی لیتے ہیں یا اسلام سے اُن کو ہمدردی ہوتی ہے لیکن اُن کے ذہن میں ایک سوال پھرتا ہے کہ جماعت احمدیہ بھی ایک ایسا فرقہ ہے جو دوسرے عام فرقوں کی طرح ہے۔ اُن کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات آ جائیں تا کہ اُنہیں بھی پتہ چلے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اسلام کے مختلف فرقوں کو اکٹھا کرنے آئے تھے اور ہر قسم کی زیادتی سے پاک کرنے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک کرنے کا کام سپرد کرتے ہوئے الہاماً فرمایا ہے کہ ''سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ''۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 490 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پس آپ تو فرقوں کو ختم کرنے کے لئے اور تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر، ایک دین پر اکٹھا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس لحاظ سے جیسا کہ مَیں نے کہا بعض اقتباسات مَیں پیش کروں گا۔ سب سے پہلے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ اقتباس سامنے رکھتا ہوں جس میں آپ نے خلفائے راشدین کے طریق پر چلنے کو مومن ہونے اور مسلمان ہونے کی نشانی بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللّٰہ عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں''۔ (لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 294)

خلفائے راشدین کے مقام کے بارے میں پھر ایک اور جگہ سر الخلافہ کے صفحہ 328 میں آپ فرماتے ہیں۔ یہ صفحہ نمبر مَیں نے اس لئے بولا ہے کہ یہ عربی کی کتاب ہے اور عربی والوں کو صبح میں نے حوالے کا صفحہ نمبر دے دیا تھا تا کہ اُن کو ترجمے میں آسانی رہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو زبان ہے، اُسی کے اصل الفاظ میں اگر یہ (تحریر) عربوں کے بھی سامنے آئے تو زیادہ اثر رکھتی ہے کیونکہ ترجمان ترجمے کے اُس مقام تک نہیں پہنچ سکتے چاہے وہ عربی دان ہی ہوں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ بہرحال آپ فرماتے ہیں کہ:

''خدا کی قسم! (یہ خلفائے کرام) وہ لوگ ہیں جنہوں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و اعانت میں موت کے منہ میں بھی جانے سے دریغ نہ کیا اور خدا کی خاطر اپنے والدین اور اپنی اولاد تک کو چھوڑنا اور اُن سے قطع تعلق کرنا گوارا کر لیا۔ انہوں نے اپنے دوستوں سے لڑائی مول لے لی۔ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے اموال و نفوس کو قربان کر دیا۔ اس کے باوجود وہ نادم و ماتم کناں رہے کہ وہ کماحقہٗ اعمال بجا نہ لا سکے۔ اُن کی آنکھیں اکثر خوابِ راحت کی لذت سے ناآشنا رہیں اور اپنے نفسوں کے آرام کا خیال بھی نہ کیا۔ وہ تن آسان و عافیت کوش نہ تھے۔ پس تم نے کیسے گمان کر لیا کہ یہ لوگ ظالم و غاصب، جادہ عدل کے تارک اور جور و جفا کے خوگر تھے حالانکہ اُن کے متعلق ثابت ہے کہ وہ بندہ حرص و ہوا نہ تھے اور آستانہ الٰہی پر گرے رہتے تھے۔ یہ ایک قوم تھی جو خدا میں فنا ہو گئی''۔

(سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 328۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

پس فرمایا کہ یہ لوگ جو خلفائے راشدین تھے انہوں نے اپنا سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی خاطر قربان کر دیا اور اللہ تعالیٰ میں فنا ہو گئے۔ پھر سر الخلافۃ کے ہی صفحہ 355 میں آپ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

''آپ مکمل معرفت والے، عارف، حلیم اور رحیم فطرت والے تھے اور آپ انکسار اور غربت کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ بہت زیادہ عفو، شفقت اور رحم کرنے والے تھے۔ اور آپ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ اور آپ کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا تعلق تھا۔ اور آپ کی روح خیر الوریٰ کی روح سے ملی ہوئی تھی۔ اور اس نور سے ڈھانپ دی گئی تھی جس نور سے اُن کے پیش رَو اور محبوبِ الٰہی کو ڈھانپ دیا گیا تھا۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانائی کے نُور کے نیچے اور آپ کے عظیم فیوض کے نیچے چھپا دی گئی تھی۔ اور آپ فہمِ قرآن اور سید الرسل اور فخرِ نوع انسانی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سب سے ممتاز تھے۔ اور جب آپ پر نشأۃ اخروی اور اسرارِ الٰہی کا ظہور ہوا تو آپ نے تمام دنیاوی تعلقات کو توڑ دیا اور جسمانی تعلقات کو چھوڑ دیا اور محبوب کے رنگ میں رنگین ہو گئے۔ اور مطلوبِ واحد کے لئے تمام مرادیں ترک کر دیں۔ اور آپ کا نفس جسمانی کدورتوں سے خالی ہو گیا۔ اور سچے خدا کے رنگ میں رنگین ہو گیا۔ اور رب العالمین کی رضا میں غائب ہو گیا۔ اور جب صادق حُبِّ الٰہی آپ کے رگ و ریشہ میں اور آپ کے دل کی تہہ میں اور آپ کے وجود کے ذرّات میں متمکن ہو گئی اور اُس کے انوار اِس کے اقوال و افعال اور قیام و قعود میں ظاہر ہو گئے تب آپ کو صدیق کا لقب دیا گیا''۔ (سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 355۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ) یعنی کہ جب آپ مکمل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں فنا ہو گئے تو پھر آپ کو صدیق کا لقب ملا۔ یہ آپ کا مقام ہے۔

پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مقامِ صدیقیت کی مزید تصویر کشی کرتے ہوئے کہ کیوں اور کس طرح آپ کو یہ مقام ملا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب دیا تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپؓ میں کیا کیا کمالات تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو اُس کے دل کے اندر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو شخص صدّیق کے کمالات حاصل کرنے کی خواہش کرے اُس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ابوبکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو مجاہدہ کرے اور پھر حتی المقدور دعا سے کام لے۔ جب تک ابوبکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہو جاتا، صدیقی کمالات حاصل نہیں ہو سکتے''۔ فرماتے ہیں۔ ''ابوبکری فطرت کیا ہے؟ اس پر مفصل بحث اور کلام کا یہ موقع نہیں کیونکہ اس کے تفصیلی بیان کیلئے بہت وقت درکار ہے''۔ فرمایا کہ ''مَیں مختصراً ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اظہار فرمایا۔ اُس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف سوداگری کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے تو ابھی راستے ہی میں تھے کہ ایک شخص آپؓ سے ملا۔ آپؓ نے اُس سے مکّہ کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ کوئی

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

تازہ خبر سناؤ۔ جیسا کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے تو راستہ میں اگر کوئی اہلِ وطن مل جائے تو اُس سے اپنے وطن کے حالات دریافت کرتا ہے۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؓ نے یہ سنتے ہی فرمایا کہ اگر اُس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو بلاشبہ وہ سچا ہے۔ اسی ایک واقعہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؓ کو کس قدر حسنِ ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے جو مدعی کے حالات سے ناواقف ہو اور جہاں غیریت ہو اور مزید تسلّی کی ضرورت ہو۔ لیکن جس شخص کو حالات سے پوری واقفیت ہو تو اُسے معجزہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ الغرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راستہ میں ہی آنحضرتؐ کا دعویٰ نبوت سن کر ایمان لے آئے۔ پھر جب مکّہ میں پہنچے تو آنحضرتؐ کی خدمتِ مبارک میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ گواہ رہیں کہ مَیں آپؐ کا پہلا مُصدّق ہوں۔ آپؓ کا ایسا کہنا محض قول ہی قول نہ تھا بلکہ آپؓ نے اپنے افعال سے اسے ثابت کر دکھایا اور مرتے دم تک اسے نبھایا اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 247-248۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اس وفا اور قربانیوں کا اظہار کس طرح ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ایک دفعہ چند دشمنوں نے آپؐ کو تنہا پا کر پکڑ لیا اور آپؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اُسے مروڑنا شروع کیا۔ قریب تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان نکل جائے کہ اتفاق سے ابوبکرؓ آ نکلے اور انہوں نے مشکل سے چھڑایا۔ اس پر (ان دشمنوں نے) ابوبکرؓ کو اس قدر مارا پیٹا کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے‘‘۔ (سوانح عمری حضرت محمد صاحب بانی اسلام مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی صفحہ 37 پبلشر نرائن دت سہگل اینڈ سنز لاہور۔ بحوالہ چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23۔ صفحہ 257-258)

پھر اُمّت پر حضرت ابوبکر صدیق کے ایک بہت بڑے احسان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ایسا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس آیت سے استدلال کرنا کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران 145) صاف دلالت کرتا ہے کہ اُن کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے تھے کیونکہ اگر اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ پہلے نبیوں میں سے بعض نبی تو جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے پیشتر فوت ہو گئے ہیں مگر بعض اُن میں سے زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک فوت نہیں ہوئے تو اس صورت میں یہ آیت قابلِ استدلال نہیں رہتی کیونکہ ایک ناتمام دلیل جو ایک قاعدہ کلیہ کی طرح نہیں اور تمام افراد گزشتہ پر دائرہ کی طرح محیط نہیں وہ دلیل کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتی۔ پھر اُس سے حضرت ابوبکرؓ کا استدلال لغو ٹھہرتا ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ دلیل جو حضرت ابوبکرؓ نے تمام گزشتہ نبیوں کی وفات پر پیش کی کسی صحابی سے اس کا انکار مروی نہیں حالانکہ اُس وقت سب صحابی موجود تھے اور سب سُن کر خاموش ہو گئے۔ اس سے ثابت ہے کہ اس پر صحابہ کا اجماع ہو گیا تھا اور صحابہ کا اجماع حجت ہے جو کبھی ضلالت پر نہیں ہوتا۔ سو حضرت ابوبکرؓ کے احسانات میں سے جو اس اُمّت پر ہیں ایک یہ بھی احسان ہے کہ انہوں نے اس غلطی سے بچنے کے لئے جو آئندہ زمانے کے لئے پیش آنے والی تھی اپنی خلافتِ حقہ کے زمانے میں سچائی اور حق کا دروازہ کھول دیا اور ضلالت کے سیلاب پر ایک ایسا مضبوط بند لگا دیا کہ اگر اس زمانے کے مولویوں کے ساتھ تمام جنّیات بھی شامل ہو جائیں تب بھی وہ اس بند کو توڑ نہیں سکتے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت ابوبکرؓ کی جان پر ہزاروں رحمتیں نازل کرے جنہوں نے خدا تعالیٰ سے پاک الہام پا کر اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ مسیح فوت ہو گیا ہے‘‘۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد نمبر 15 صفحہ 462-461 حاشیہ)

پھر ایک عظیم فتنے کے دور کرنے کے لئے، فرو کرنے کے لئے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عظیم کارنامہ ہے، اُس کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’اُس زمانے میں بھی مسیلمہ نے اِباحتی رنگ میں لوگوں کو جمع کر رکھا تھا۔ ایسے وقت میں حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انسان خیال کرسکتا ہے کہ کس قدر مشکلات پیدا ہوئی ہوں گی۔ اگر وہ قوی دل نہ ہوتا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ اُس کے ایمان میں نہ ہوتا تو بہت ہی مشکل پڑتی اور گھبرا جاتا۔ لیکن صدیقؓ نبیؐ کا ہم سایہ تھا‘‘ (یعنی سائے کے نیچے تھا۔ اُسی سائے میں تھا۔) ’’آپؐ کے اخلاق کا اثر اُس پر پڑا ہوا تھا اور دل نورِ یقین سے بھرا ہوا تھا اس لئے وہ شجاعت اور استقلال دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اُن کی زندگی اسلام کی زندگی تھی۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اُس پر کسی لمبی بحث کی حاجت ہی نہیں۔ اُس زمانے کے حالات پڑھ لو اور پھر جو اسلام کی خدمت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی ہے اُس کا اندازہ کر لو۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدمِ ثانی ہیں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابوبکر صدیقؓ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ اپنی قوتِ ایمانی سے کُل باغیوں کو سزا دی اور امن کو قائم کر دیا۔ اسی طرح پر جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا اور وعدہ کیا تھا کہ مَیں سچے خلیفہ پر امن کو قائم کروں گا۔ یہ پیشگوئی حضرت صدیقؓ کی خلافت پر پوری ہوئی اور آسمان نے اور زمین نے عملی طور پر شہادت دے دی۔ پس یہ صدیق کی تعریف ہے کہ اس میں صدق اس مرتبہ اور کمال کا ہونا چاہئے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 251-252۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے مقام حُبِّ رسول اور اخلاص کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہیں۔ تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ! تو کیوں روتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ آپ کی تکالیف کو دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ قیصر اور کسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ان تکالیف میں بسر کرتے ہیں۔ تب آنجناب نے فرمایا کہ مجھے اس دنیا سے کیا کام۔ میری مثال اُس سوار کی ہے جو شدتِ گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے اور جب دوپہر کی شدت نے اُس کو سخت تکلیف دی تو وہ اُسی سواری کی حالت میں دَم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھیر گیا اور پھر چند منٹ کے بعد اُسی گرمی میں اپنی راہ لی‘‘۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 299-300)

حضرت عمرؓ کے رتبہ و مقام کے بارے میں ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ جانتے ہو کہ صحابہ میں کس قدر بڑا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات اُن کی رائے کے موافق قرآنِ شریف نازل ہو جایا کرتا تھا اور اُن کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ دوسری یہ حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ تیسری یہ حدیث ہے کہ پہلی اُمّتوں میں محدث ہوتے رہے ہیں۔ اگر اس اُمّت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے‘‘۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 219)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

’’بعض واقعات پیشگوئیوں کے جن کا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اَور شخص کے واسطہ سے ظاہر ہوں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپؐ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے۔ اور آنجنابؐ نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں۔ مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلّی طور پر گویا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لیے عالمِ وحی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا‘‘۔ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14۔ صفحہ 265)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’جب تک امام کی دستگیری اِفاضہ علوم نہ کرے تب تک ہرگز ہرگز خطرات سے امن نہیں ہوتا۔ اس امر کی شہادت صدر اسلام میں ہی موجود ہے‘‘ (اسلام کے شروع میں موجود ہے) ’’کیونکہ ایک شخص جو قرآنِ شریف کا کاتب تھا اُس کو بسا اوقات نورِ نبوت کے قرب کی وجہ سے قرآنی آیت کا اُس وقت میں الہام ہو جاتا تھا جبکہ امام یعنی نبی علیہ السلام وہ آیت لکھوانا چاہتے تھے۔ ایک دن اُس نے خیال کیا کہ مجھ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا فرق ہے؟ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ اس خیال سے وہ ہلاک کیا گیا اور لکھا ہے کہ قبر نے بھی اُس کو باہر پھینک دیا‘‘۔ (فوت ہوا اور دفنایا گیا تو قبر نے بھی باہر پھینک دیا) ’’جیسا کہ بلعم ہلاک کیا گیا‘‘ (اُس کو بھی اپنی نیکی کا اور وحی کا یہی زعم تھا)۔ فرماتے ہیں: ’’مگر عمرؓ کو بھی الہام ہوتا تھا انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا اور امامتِ حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تھی اُس کا شریک بننا نہ چاہا بلکہ ادنیٰ چاکر اور غلام اپنے تئیں قرار دیا۔ اس لئے خدا کے فضل نے اُن کو نائب امامتِ حقّہ بنا دیا‘‘۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 473-474)

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر اپنے آپ کو حقیر سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے، فضل کرتے ہوئے پھر اُن کو خلیفہ بنا دیا جو نبی کا نائب ہے۔)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پھر سرالخلافہ کے صفحہ 326 میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ:

’’میرے ربّ نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان (رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین) غایت درجہ ایماندار اور رُشد وہدایت سے معمور تھے۔ وہ اُن لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت بخشی ہے اور جو خاص طور پر مورِد افضالِ الٰہیہ ہوئے ہیں۔ عارفوں کی ایک بڑی جماعت اُن کی خصوصیات کی گواہ اور اُن کی خوبیوں کی معترف ہے۔ انہوں نے محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنے وطنوں کو چھوڑا اور ہر معرکے میں بلا دریغ داخل ہو گئے۔ انہوں نے شدتِ گرمی کا خیال کیا نہ ہی سرد ترین راتوں کی پرواہ کی بلکہ مردِ میدان بن کر دین کی راہ میں قدم مارتے چلے گئے۔ اس راہ میں نہ کسی قرابت دار کی پرواہ کی، نہ کسی اور کی اور ربّ العالمین کی خاطر سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کے اعمالِ حسنہ سے بوئے خوش آتی اور ان کے افعالِ پسندیدہ سے خوشبو کی لپٹیں آتی ہیں۔ اُن سے اُن کے باغِ درجات، اُن کے گلستانِ حسنات کی طرف رہنمائی ہوئی ہے۔ اُن کی بادِنسیم اپنے ہی عطر بیز جھونکوں سے اُن کے اسرار کی خبر دیتی ہے اور اُن کے انوار ہم پر ضوفگن ہوتے ہیں۔ سواُن کی خوشبو سے اُن کی نیک شہرت کی طرف رہنمائی ہو سکتی ہے‘‘۔

(سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 326۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

پھر آپؑ نے ایک جگہ فرمایا:

’’یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی حضرت عثمان) اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدمِ ثانی ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا جو قرآنِ شریف کی کسی ایک آیت کو بھی منجانب اللہ بتا سکتے‘‘۔

(مکتوبات احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 151 مکتوب نمبر 2 بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علیؓ کے مقام ومرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ بھی سرالخلافہ کا صفحہ 358 ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ

’’آپ (یعنی حضرت علیؓ) بڑے متقی اور پاک صاف تھے اور اُن لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمان کے سب سے پیارے ہیں اور اچھے خاندانوں والے تھے اور زمانے کے سرداروں میں سے تھے۔ غالب خدا کے شیر اور مہربان خدا کے نوجوان تھے۔ بہت سخی اور صاف دل تھے۔ آپ وہ منفرد بہادر تھے جو مرکزِ میدان سے نہیں ہٹتے تھے خواہ آپ کے مقابل پر دشمنوں کی ایک فوج ہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے کسمپرسی کی زندگی بھی بسر کی اور نوعِ انسانی کی پرہیز گاری میں مقامِ کمال تک پہنچے۔ اور آپ مال و دولت عطا کرنے، غم وہمّ دور کرنے اور یتیموں، مسکینوں اور پڑوسیوں کی دیکھ بھال کرنے والے پہلے شخص تھے اور مختلف معرکوں میں آپ سے بہادری کے کارنامے ظاہر ہوتے تھے۔ اور آپ تلوار اور نیزے کی جنگ میں عجائب باتوں کے مظہر تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ شیریں بیان اور فصیح اللسان تھے۔ (بڑے خوبصورت انداز میں بات بیان کرتے تھے) اور آپ اپنے کلام کو دلوں کی تہ میں داخل کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اس ذریعے سے ذہنوں کے زنگ کو دور کرتے اور اُس کے مطلع کو دلیل کے نور سے منور کرتے تھے اور آپ ہر قسم کے اسلوب میں قادر تھے۔ اور جو کوئی آپ سے کسی معاملے میں فاضل ہوتا تو وہ بھی آپ کی طرف مغلوب کی طرح معذرت کرتا ہوا نظر آتا‘‘۔ (یعنی پڑھے لکھے لوگ بھی آپ کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتے تھے) ’’اور آپ ہر خوبی اور فصاحت و بلاغت کی راہوں پر کامل تھے اور جس نے آپ کے کمال کا انکار کیا تو گویا وہ بے حیائی کے رستے پر چل پڑا‘‘۔

(سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 358۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

پھر صحابہ رضوان اللّٰہ علیہم کا مجموعی طور پر ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’مَیں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھ سے، ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے اُن کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی، ملک چھوڑا، جائیدادیں چھوڑیں، احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر کے دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا۔ ورنہ بالمقابل دنیا داروں کے منصوبے اور تدابیر اور پوری کوششیں اور سرگرمیاں تھیں پر وہ کامیاب نہ ہو سکے‘‘۔ (یعنی دنیا دار کامیاب نہ ہو سکے۔) ’’ان کی تعداد، جماعت، دولت سب کچھ زیادہ تھا مگر ایمان نہ تھا‘‘۔ (غیروں میں) ’’اور صرف ایمان ہی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے اور کامیابی کی صورت نہ دیکھ سکے۔ مگر صحابہؓ نے ایمانی قوت سے سب کو جیت لیا۔ انہوں نے جب ایک شخص کی آواز سنی جس نے باوصفیکہ اُمّی ہونے کی حالت میں پرورش پائی تھی مگر اپنے صدق اور امانت اور راستبازی میں شہرت یافتہ تھا۔ جب اُس نے کہا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی ساتھ ہو گئے اور پھر دیوانوں کی طرح اُس کے پیچھے چلے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ وہ صرف ایک ہی بات تھی جس نے اُن کی یہ حالت بنا دی اور وہ ایمان تھا۔ یاد رکھو! خدا پر ایمان بڑی چیز ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 407-408۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلفائے راشدین یا صحابہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے تعلق اور محبت کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے تھا۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں اسے آپ ایمان کا جزو سمجھتے تھے۔

ایک دوسری جگہ آپ اس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ہمارا ایمان ہے کہ بزرگوں اور اہل اللہ کی تعظیم کرنی چاہئے لیکن حفظِ مراتب بڑی ضروری شئے ہے‘‘۔ (تعظیم تو کرنی چاہئے لیکن ہر ایک کا اپنا اپنا مرتبہ اور مقام ہے اُس کے مطابق) ’’ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ حد سے گزر کر خود ہی گناہگار ہو جائیں‘‘ (۔غلو سے کام نہیں لینا چاہئے۔) ’’اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے نبیوں کی ہتک ہو جائے۔ وہ شخص جو کہتا ہے کہ کُل انبیاء علیہم السلام حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسینؓ کی شفاعت سے نجات پائیں گے اُس نے کیسا غلو کیا ہے جس سے سب نبیوں کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 268-269 حاشیہ مطبوعہ ربوہ ایڈیشن 2003ء)

پھر حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ سے اپنی مناسبت بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اور مجھے علی اور حسین کے ساتھ ایک لطیف مناسبت حاصل ہے۔ اور اس راز کو مشرقین اور مغربین کے ربّ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور مَیں علیؓ اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت کرتا ہوں۔ اور جو اُن سے عداوت رکھتا ہے اُن سے مَیں عداوت رکھتا ہوں۔ اور بایں ہمہ میں جور و جفا کرنے والوں میں سے نہیں۔ اور یہ میرے لئے ممکن نہیں کہ مَیں اس سے اعراض کروں جو اللہ نے مجھ پر منکشف فرمایا۔ اور نہ ہی میں حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہوں۔ (سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 359۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

یہ بھی سرالخلافہ کا ترجمہ ہے۔ پھر اس مناسبت کو مزید کھول کر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا اور اپنی غلط فہمی پر اصرار کر کے ہر ایک زمانے میں خدا کے مقدس لوگوں کو تکلیفیں دیں۔ دیکھو کیسے امام حسین رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ہزاروں نادان یزید کے ساتھ ہو گئے‘‘۔ (امام حسین کو چھوڑ کر ہزاروں نادان یزید کے ساتھ ہو گئے) ’’اور اس امام معصوم کو ہاتھ اور زبان سے دکھ دیا۔ آخر بجز قتل کے راضی نہ ہوئے اور پھر وقتاً فوقتاً ہمیشہ اس امت کے اماموں اور راستبازوں اور مجددوں کو ستاتے رہے اور کافر اور بے دین اور زندیق نام رکھتے رہے۔ ہزاروں صادق ان کے ہاتھ سے ستائے گئے اور نہ صرف یہ کہ ان کا نام کافر رکھا بلکہ جہاں تک بس چل سکا قتل کرنے اور ذلیل کرنے اور قید کرانے سے فرق نہیں کیا۔ یہانتک کہ اب ہمارا زمانہ پہنچا اور تیرھویں صدی میں جا بجا خود وہ لوگ یہ وعظ کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں امام مہدی یا مسیح موعود آئے گا اور کم سے کم یہ کہ ایک بڑا مجدد پیدا ہو گا۔ لیکن جب چودھویں صدی کے سر پر وہ مجدد پیدا ہوا۔ اور نہ صرف خدا تعالیٰ کے الہام نے اُس کا نام مسیح موعود رکھا بلکہ زمانے کے فتن موجودہ نے بھی بزبانِ حال یہی فتویٰ دیا‘‘ (جو فتنے زمانے میں پھیلے ہوئے تھے) ’’کہ اس کا نام مسیح موعود ہونا چاہئے تھا۔ تو اُس کی سخت تکذیب کی اور جہاں تک ممکن تھا اُس کو ایذاء دی اور طرح طرح کے حیلوں اور مکروں سے اُس کو ذلیل اور نابود کرنا چاہا‘‘۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 254-255)۔ جھٹلایا، تکلیفیں دیں اور ذلیل ونابود کرنے کی کوشش کی۔

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں نے اس قصیدہ میں جو امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت لکھا ہے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بیان کیا ہے یہ انسانی کارروائی نہیں۔ خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین جیسے یا حضرت عیسیٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وعید مَنْ عَادَ وَلِیًّا لِیْ۔ دست بدست اُس کو پکڑ لیتا ہے۔ پس مبارک وہ جو آسمان کے مصالح کو سمجھتا ہے اور خدا کی حکمت عملیوں پر غور کرتا ہے۔

(اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح)۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 149)

یہ حدیث ہے کہ مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرب کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی اختیار کی تو مَیں نے اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ کر دیا۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر 6502)

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو کچھ مَیں لکھتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور مرضی سے اور حکم سے لکھتا ہوں۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا

سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ بات کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اُس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہّر تھا اور بلا شبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلا شبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اُس سے موجبِ سلبِ ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبتِ الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اُس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اُس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اُس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبتِ الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے اُن کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اُس کے زمانے میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ یا کسی بزرگ کی جو ائمہ مطہّرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اُس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ اُس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اُس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم صفحہ 546-545۔ اشتہار تبلیغ حق۔ 8/اکتوبر 1905ء)

پس یہ ہے وہ خوبصورت اور انصاف پر مبنی تعلیم اور مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے اور فرقہ بندی کو ختم کرنے کی تعلیم جو اللہ تعالیٰ کے اس بھیجے ہوئے اور فرستادے نے ہمیں دی ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلامِ صادق بن کر صلح اور سلامتی کا پیغام لے کر آیا تھا۔ خدا کرے کہ مسلم اُمّہ اس پیغام کو سمجھے اور فرقہ بندیوں اور فسادوں اور ایک دوسرے کے قتل و غارت سے بچے تا کہ اسلام ایک نئی شان سے دنیا کے کونے کونے تک اپنی چمک اور دمک دکھائے۔

اللہ کرے یہ محرم کا مہینہ ہر جگہ امن و امان اور سلامتی کے ساتھ گزرے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھنے والا ہو۔

مسلمان ملکوں کی عمومی حالت اور فسادات سے بچنے کے لئے بھی بہت زیادہ دعا کریں۔ اکثر ملک آجکل بہت بُرے حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر پسندوں کے شر سے اسلام اور مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ اکثر مسلمان ملکوں میں جیسا کہ میں نے کہا اندرونی فساد اور شر بھی ہیں جن سے وہاں امن برباد ہو رہا ہے اور بجائے ترقی کے تیزی سے پیچھے کی طرف جا رہے ہیں۔ دنیا کی عمومی معاشی حالت بھی بے چینیاں پیدا کر رہی ہے جس کا اگر یہاں مغرب پہ اثر ہے تو مسلمان ملکوں پہ مشرق میں بھی اور ہر جگہ اثر ہے۔ اور پھر ایک تیسری بڑی گھمبیر صورتحال جو پیدا ہو رہی ہے اور ہونے والی ہے وہ بظاہر جو لگ رہا ہے کہ دنیا عالمی جنگ کی طرف بھی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ انسانیت پر رحم کرے۔ اُن کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ ہمیں اِن دنوں میں بہت زیادہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور ہر قسم کی احتیاطی تدابیر بھی کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

بقیہ: دورہ یورپ از صفحہ نمبر 2

حضور انور نے فرمایا جو خدام کسی وجہ سے ناراض ہیں یا پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی تربیت کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا ہوا ہے۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء یہاں آکے رہے ہیں ان کو دو ماہ کی چھٹیاں تھیں ان سے کام لینا چاہئے تھا۔ اب سردیوں کی رخصتوں میں جب وہ یہاں آئیں تو ان سے استفادہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ کی جماعت سے ناراضگی کی وجہ سے بھی بعض بچے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو پیار سے قریب لانے کی کوشش کریں۔

✿...... **مہتمم خدمت خلق** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام بلڈ (Blood) ڈونیشن دیتے ہیں۔ 14 خدام اس میں شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدمت خلق کے بھی ایسے پروگرام بنائیں جو لوگوں کے لئے کشش کا موجب ہوں۔ اخبار میں بھی مسجد کے نام سے خبر آجائے گی تو مسجد کی نیک نامی ہوگی۔ اسلام کی نیک نامی ہوگی۔

✿...... **مہتمم خدمت خلق** نے بتایا کہ 2009ء میں چیرٹی واک کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس کو تو دو سال ہو گئے ہیں۔ ہر سال ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جب یہاں 31/دسمبر کی رات کو نیا سال شروع ہونے پر آتش بازی کی جاتی ہے اور عوام سڑکوں پر ہوتی ہے تو اگلے روز یکم جنوری کو خدام وقار عمل کر کے سڑکوں سے یہ گند صاف کریں تو اس کا بھی بہت اچھا اثر ہوتا ہے اور رابطے اور تعلقات بڑھتے ہیں۔ جرمنی جماعت ہر سال ایسا کرتی ہے جس سے علاقہ کے حکام برملا جماعت کی اس خدمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی یہ کام کریں۔ آپ کی بھی نیک نامی ہوگی۔

✿...... **مہتمم اشاعت** نے بتایا کہ خدام کا رسالہ "المصباح" کے نام سے نکالتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ رسالہ آدھا نارویجین میں اور آدھا اردو زبان میں ہونا چاہئے۔

✿...... **مہتمم تربیت نومبائعین** نے بتایا کہ اس وقت چھ نَو مبائع خدام زیر تربیت ہیں اور ان کے لئے نصاب بھی بنایا ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت تک نصاب کا فائدہ نہیں جب تک رابطہ نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا۔ ایسا پروگرام بنائیں کہ مستقل رابطے ہوں۔ صرف بیعتیں کروا لینا کافی نہیں ہے۔

✿...... **مہتمم تجنید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تجنید 306 ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام کا کام ہے کہ گراس رُوٹ لیول پر جا کر مجالس سے ہر خادم کے کوائف اکٹھے کریں اور اپنی تجنید بھی مکمل کریں اور یہ کوائف جماعتی انتظامیہ کو بھی مہیا کریں۔ نہ یہ کہ آپ یہ کوائف جماعت سے حاصل کریں۔ آپ کا کام جماعت کی مدد کرنا ہے نہ کہ آپ جماعت سے ان کوائف کے حصول میں سارا Data حاصل کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا Data اس طرح تیار ہونا چاہئے کہ آپ کو ہر گھر کا پتہ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام اور اطفال اس گھر میں رہ رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ اپنے کوائف Update کرتے رہا کریں۔

✿...... **مہتمم تحریک جدید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت سیکنڈری سکول میں 90 طلباء زیر تعلیم ہیں اور کالجز اور یونیورسٹیز میں 40 کے قریب ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان طلباء کو یونیورسٹی میں سیمینار آرگنائز کرنے چاہئیں۔ پروگرام بنائیں۔ اس طرح تعارف اور جماعت کا پیغام پہنچانے کا راستہ کھلتا ہے۔

✿...... **محاسب** کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے بتایا ہے کہ اخراجات کے بل پاس ہو جاتے ہیں اور یہ بل آپ کے سامنے نہیں آتے۔ یہ بل آپ کے سامنے آنے چاہئیں۔ آپ اپنا دستور اساسی پڑھیں۔

✿...... **مہتمم تعلیم** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے تعلیم کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا ہے۔ کتنے خدام ہیں جو اردو پڑھ لیتے ہیں۔ اس کا علم آپ کو ہونا چاہئے۔ جو اردو زبان نہیں جانتے ان کے لئے آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ ان کو مطالعہ کے لئے کتب ان کی زبان میں دیں۔

حضور انور نے فرمایا "Essence of Islam" کی انگریزی میں پانچ جلدیں آچکی ہیں۔ اگر دوسری کتابیں نہیں ہیں تو یہ پڑھانا شروع کریں۔ شرائط بیعت کا انگریزی ترجمہ ہے وہ لے سکتے ہیں۔ اس کے مختلف حصے تقسیم کر کے لئے جا سکتے ہیں۔ اس موقع پر امیر صاحب ناروے نے بتایا کہ شرائط بیعت کے نارویجین ترجمہ کی نظر ثانی ہو رہی ہے۔

✿...... **مہتمم اطفال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اطفال کی تعداد 126 ہے۔ مجلس کا چندہ 150 کرونر سال کا ہے۔ اسی طرح اجتماع کا چندہ بھی 150 کرونر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ تعلیم و تربیت کا کیا پروگرام ہے۔ مہتمم اطفال نے بتایا کہ مجالس کے دورے کئے جاتے ہیں اور اطفال کی کلاسز لگائی جاتی ہیں۔

✿...... **مہتمم مال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 306 خدام میں سے 104 کمانے والے ہیں اور باقی طلباء ہیں۔ 400 کرونر سالانہ چندہ مجلس ہے اور 200 کرونر چندہ اجتماع ہے۔ ہمارا سالانہ بجٹ 3 لاکھ 24 ہزار کرونر ہے۔ حضور نے فرمایا جو بھی چندہ دینا ہے۔ چندہ ادا کرتے وقت سچائی سے کام لینا چاہئے۔ نہیں دینا تو نہ دو لیکن جھوٹ نہ بولو۔ خدام کو توجہ دلاتے رہا کریں کہ یہ ٹیکس نہیں ہے۔ محض خدا کی رضا کے حصول کی خاطر ہے۔ قربانی کی روح ہونی چاہئے۔

✿...... **مہتمم عمومی** نے بتایا کہ ہم خدام کی ڈیوٹیاں لگا رہے ہیں۔ تین سال ہو گئے ہیں خدام مسلسل ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لندن میں 27 سال ہو گئے ہیں خدام ڈیوٹیاں دے رہے ہیں اور تھکے نہیں۔ یہاں نیشنلسٹ سے خطرہ رہتا ہے اور مسلمانوں سے بھی، دنیا کے حالات ایسے ہیں۔ بہر حال مسجد کی نگرانی ہونی چاہئے۔

✿...... **مہتمم وقار عمل** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مسجد کے لان میں گھاس اور پھول وغیرہ لگانے میں مدد کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ مسجد بہت بڑی ہے، خدام کو مسجد کی صفائی کرنی چاہئے۔

✿...... **مہتمم تبلیغ** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ملک کی آبادی کے دسویں حصہ تک ایک دفعہ احمدیت کا پیغام پہنچ جانا چاہئے۔ ان کو پتہ ہو کہ ہمارا پیغام کیا ہے۔ جماعت کا تعارف کروائیں۔ محبت و پیار اور امن کا پیغام ہو۔ پھر دوسرا پیغام جائے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے آنے کی غرض و غایت کا ذکر ہو۔ اس طرح دس فیصد تک ایک پیغام پہنچ رہا ہوگا اور دوسرے دس فیصد تک دوسرا پیغام جا رہا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا امریکہ میں ٹائم اسکوائر میں جماعت نے اشتہار دیا ہے جسے روزانہ لاکھوں لوگ دیکھتے ہیں۔ جماعت غانا نے اپنی ہائی وے (Highway) پر بڑے بڑے بورڈ لگا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لگائی ہے اور آپؑ کی آمد کا ذکر کیا ہے کہ جس مسیح علیہ السلام نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام پوری طرح فعال نہیں ہوگا اس وقت تک تیزی سے کام نہیں کیا جا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: تبلیغ کے دوسرے طریق بھی ہیں۔ جو کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء ہیں وہ سیمینار آرگنائز کر سکتے ہیں اور پڑھے لکھے لوگوں کو مختلف عناوین اور مواضیع دیئے جا سکتے ہیں۔ اس طرح جماعت کا تعارف بڑھے گا اور رابطے قائم ہوں گے اور نئے راستے نکلیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کو اب لوگ جاننا شروع ہو گئے ہیں۔ جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے۔ جماعت کے تعارف کے لئے ظاہری طریقہ، اشتہارات وغیرہ بھی ضروری ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھ کر اشتہارات شائع کئے اور دنیا میں بھیجے اور تقسیم کئے۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں ناروے میں آپ تھوڑے ہیں۔ اپنی تعداد کو اکثریت میں بدلیں۔ تعداد میں جتنا اضافہ کر سکتے ہیں کریں۔

✿...... اس سوال کے جواب پر کہ جو مسلمان بچے یہاں آکر پتھر وغیرہ مارتے رہے ہیں کیا ہم ان سے ملیں اور تعلق رکھ کر ان کو سمجھائیں۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ان بچوں سے، لڑکوں سے تعلق پیدا کریں۔ شکوک و شبہات دور کریں۔ ان کی مسجد جائیں اور تعلقات بڑھائیں۔ ان سے بات کریں۔ ان میں سے ایک طبقہ سمجھ جائے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کو سمجھانے والے ان کے زیر اثر آجائیں۔ خدام کو اپنا علم بڑھانا چاہئے۔ پھر دوستیاں بڑھائیں۔ MTA پر "راہ ھدیٰ" اور

دوسرے سوال و جواب کے پروگرام آرہے ہیں ان سے بھی اپنا علم بڑھائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ سات بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں تصاویر کا پروگرام تھا۔ سب سے پہلے مجلس عاملہ انصاراللہ ناروے اور مجالس کے قائدین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور مسجد کی بیرونی چاردیواری کے باہر اُس سڑک اور فٹ پاتھ کے بارہ میں دریافت فرمایا جو جماعت نے تعمیر کی ہے۔

کچھ دیر باہر قیام فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اچانک آمد پر خوشی و مسرّت سے نعرے بلند کئے اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً دس منٹ تک یہاں رونق افروز رہے۔ بچیوں نے اپنے پیارے آقا کی موجودگی میں مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے اور خیر مقدمی گیت پیش کئے ''یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا'' بچیاں مسلسل پڑھتی رہیں۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی حصہ پر جگمگاتی روشنیوں کو دیکھا۔ مسجد پر چراغاں کیا گیا ہے۔ رات کو یہ مسجد بہت خوبصورت نظر آتی ہے۔ بلکہ میلوں دور سے اپنی خوبصورت روشنیوں کے باعث بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آٹھ بج کر دس منٹ پر 'مسجد بیت النصر' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

۞۞۞۞۞۞۞

میڈیا میں تشہیر

۞......آج ناروے کے اخبار Groruddalen نے اپنی یکم اکتوبر 2011ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان لگایا: ''آخر مسجد کا افتتاح ہوگیا''۔

اخبار نے لکھا کہ اس مسجد کو بنانے میں دس سال سے زیادہ عرصہ لگ گیا ہے۔ مگر اب Roheriket میں بسنے والے احمدی احباب خوشی محسوس کر سکتے ہیں کہ کام مکمل ہوگیا ہے۔ Furuset کے علاقہ میں مسجد کی تعمیر کا آغاز نوّے کی دہائی میں ہوا تھا۔

اخبار نے لکھا کہ زرتشت منیر احمد خان صاحب، امیر جماعت ناروے نے بتایا کہ یہ جگہ پہلے کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے استعمال کی جاتی تھی لہذا بہت سے پیسے صرف جگہ کی صفائی پر خرچ ہوگئے۔ یہ بہت سے مسائل میں سے ایک مسئلہ تھا۔ مگر 2005ء میں حضرت مرزا مسرور احمد جو کہ پانچویں خلیفہ ہیں اور دنیا بھر میں 200 ملین احمدی مسلمانوں کے سربراہ ہیں ناروے تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ یہ مسجد مکمل کی جائے۔ اب ہمارے خلیفہ چھ سال کے بعد تشریف لائے ہیں اور محض ناروے کے احمدیوں کی مالی قربانیوں سے یہ مسجد مکمل ہو چکی ہے۔ اس عظیم عمارت (مسجد) کا خرچہ سو ملین کرونر سے زیادہ ہے اور ایک ملین کرونر سے زیادہ خرچ تو صرف مسجد کے ساتھ سڑک کی تعمیر پر لگ گیا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ وزیر دفاع Grete Faremo نے حکومت کی نمائندگی میں مسجد کے افتتاح میں حصہ لیا۔ انہوں نے وزیراعظم ناروے کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ Jens Stoltenberg (وزیر اعظم) کے پیغام میں یہ بات بھی شامل تھی کہ یہ عمارت زبردست ہے اور ماحول کو اجاگر کر رہی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ Furuset والی مسجد سکینڈے نیویا میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ احمدی مسلمانوں کی Gothenberg اور Copenhagen میں بھی مساجد ہیں مگر ''خلیفۃ المسیح'' جو لندن میں رہتے ہیں فرماتے ہیں کہ جرمنی میں ہر سال پانچ سے چھ مساجد بنائی جاتی ہیں۔ افتتاح کے موقع پر بہت سے سیاست سے تعلق رکھنے والے اور دوسرے لوگوں کو دعوت دی گئی اور اس خوبصورت عمارت کا دورہ کروایا گیا۔

ایک موٹا سبز اور نرم قالین مسجد بیت النصر میں بچھا ہوا ہے۔ گائیڈ نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب احمدی مسلمان نماز پڑھتے ہیں تو ان کا سر زمین پر لگتا ہے۔ عمارت میں اور بھی بہت سے کمرے اور ہال ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں زیادہ تر عزّت، برداشت اور امن کے بارہ میں بات کی اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ احمدی مسلمان تشدّد، ناانصافی اور ظلم کی مذمت کرتے ہیں اور ہر قسم کی دہشتگردی اور انتہاء پسندی کے خلاف ہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اس مسجد سے صرف ایک ہی جھنڈا بلند ہوگا جو کہ برداشت اور امن کا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ احمدی مسلمان اسلام کا ایک فرقہ ہے جس کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی اور یہ مسلمان فرقہ اسلام کو اپنی اصل اور صاف شکل میں دکھاتا ہے اور اس کی بنیاد اسلام اور روحانیت کو پھر سے زندہ کرنے کے لئے رکھی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ دوسرے فرقوں کو بات چیت اور بحث کے لئے دعوت دیتی ہے اور دلائل کے ذریعہ اسلام کا دفاع کرتی ہے۔ اور مغربی دنیا میں اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ امن، برداشت، محبت اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان سمجھوتے کی تعلیم دیتی ہے۔ 98-1997ء میں فیورست (Furuset) میں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ اس کا کل خرچہ ایک سو چار ملین کرونر ہے اور جماعت احمدیہ ناروے کے ممبران نے یہ خرچہ خود اٹھایا ہے۔

2/اکتوبر 2011ء بروز اتوار:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت النصر'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

ناروے کی جماعتوں Lorenskog، حلقہ Nasr، Nittedal، Stovner، حلقہ Noor، Holmlia، Klofta، Bairoon، Tonsberg، Toyen اور Drammen کے علاوہ ہمسایہ ملک سویڈن سے آنے والی فیملی نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ آج صبح مجموعی طور پر 53 فیملیز کے 257 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ناروے میں قیام کے دوران اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے والی یہ فیملیز سبھی وہ خوش نصیب فیملیز ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنی بساط اور توفیق سے بڑھ کر مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں پیش کیں۔ ان میں وہ خواتین بھی شامل تھیں جنہوں نے اپنے زیور اور رقم کی صورت میں جمع شدہ پونجیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیں۔ وہ بچیاں بھی تھیں جنہوں نے اپنے زیور کے علاوہ اپنے حق مہر بھی دے دیئے۔ وہ چھوٹے بچے اور بچیاں بھی اپنی ماؤں کے ساتھ تھے جنہوں نے اپنے غلّوں میں جمع شدہ رقم اور اپنی عیدیاں مسجد فنڈ میں دے دیں۔ اور وہ مرد بھی تھے جن میں سے کسی نے اپنا گھر دے دیا تو کسی نے اپنی گاڑی دے دی، کسی نے اپنے اکاؤنٹ میں موجود تمام رقم مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کردی۔۔ وہ نوجوان بھی تھا جس نے اس وسیع و عریض مسجد میں اعلیٰ معیار کا کارپٹ ڈلوایا اور پھر وہ نوجوان بھی تھا جس نے اس سارے کمپلیکس کے لئے نہایت اعلیٰ کوالٹی کا فرنیچر مہیّا کیا۔ غرض ہر خاندان کا، ہر فیملی کا چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا، مرد و عورت ان خوش نصیبوں میں شامل تھا جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے دل کھول کر اللہ کی راہ میں دیا تھا۔

ملاقات کے دوران ہر ایک اپنے پیارے آقا کی خوشنودی، پیار، محبت اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانوں سے اپنی جھولیاں بھر رہا تھا۔ ان کے چہرے خوشی سے کھلے ہوئے تھے اور دل تسکین پا رہے تھے۔ اور ہر ایک اطمینان قلب لئے ہوئے یہاں سے رخصت ہو رہا تھا۔

اپنے پیارے آقا سے ملاقاتوں کے یہ دن اور یہ لمحات بہت ہی مبارک اور بابرکت لمحات ہیں۔ اور یہی لمحات ہماری زندگیوں کا سرمایہ ہیں اور یہی وہ مبارک گھڑیاں ہیں جو ساری زندگی ہمارا ساتھ دیں گی اور ہماری آنے والی نسلیں بھی انہی سے فیض پائیں گی۔ انشاء اللہ۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تیس (30) خوش نصیب بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

عزیزم ارسلان ملک، عدیل مسعود، شماز مبشر ساہی، شاہ زیب مبشر ساہی، علی طارق احمد، رواس الدین خان، آکاش محمود، باسم انور، یاسر محمود ملک، زین محمود، صارم قدوس، انس حمید بھٹی، جمشید احمد قدیر، غلام احمد، جاہد جری حفیظ، ناصر حیات قیصرانی، سعد حیات قیصرانی، سارب احمد، بجیل احمد شکیل، مامون احمد چوہدری، توحید احمد سعید، کاشف محمود، صبی احمد، نغمان انور، تنزیل احمد، نایاب احمد، حنان احمد چیمہ، بجیل احمد اسامہ، ایقان احمد ورک اور عزیزم ذیشان نصیر۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور کچھ وقت کے لئے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعدازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 27 فیملیز کے 123 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ناروے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا آخری دن تھا اور فیملیز سے ملاقاتوں کے لحاظ سے بھی یہ آخری پروگرام تھا۔ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناروے میں قیام کے دوران مجموعی طور پر 275 فیملیز کے 1070 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور انہیں اپنے آقا کا قرب نصیب ہوا۔ سبھی نے حضور انور سے بات کی اور ہر ایک نے تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ نوبیاہتا جوڑوں کو ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور کسی خوش نصیب کو رومال کا تبرک ملا۔ ہر ایک اس دَر سے برکتیں اور فیض لے کر ہی واپس لوٹا۔ اللہ یہ سعادتیں، یہ برکتیں جماعت ناروے کے لئے مبارک فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کانفرنس روم میں میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

۞......**جنرل سیکرٹری صاحبہ** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہم باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں۔ سال میں ہماری بارہ رپورٹس جاتی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ لاہور میں مغلپورہ حلقہ میں جنرل سیکرٹری کے طور پر کام کیا ہوا ہے اس لئے پہلے کی ٹریننگ ہے۔ یہاں آٹھ سال سے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ رپورٹس پر تبصرے کون بھجواتا ہے؟ جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہر شعبہ کی سیکرٹری اپنی اپنی رپورٹ پر تبصرے بھجواتی ہے۔ ہر شعبہ، ہر حلقہ اپنی رپورٹ خود بھیجتا ہے۔ ان رپورٹس کو اکٹھا کرکے ان کی مدد سے ایک مرکزی رپورٹ تیار کرکے حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہے۔

۞......**سیکرٹری تعلیم** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے پورے سال کے لئے لائحہ عمل تیار کیا ہوا ہے۔ ہماری اس بات پر زیادہ کوشش رہی ہے کہ قرآن کریم کا تلفظ ٹھیک کروا کر بطور ٹیچر کچھ لجنہ تیار کریں جو پھر آگے دوسروں کو تعلیم دیں۔ اللہ کے فضل سے تین لجنات تیار ہوئی تھیں جو بطور اساتذہ حلقوں میں پڑھا رہی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو اچھا کیا ہے **لیکن تعلیم کا یہ بھی تو کام ہے کہ کچھ نصاب مقرر کر کے امتحان بھی لیا جائے۔ سال میں دو امتحان ہونے چاہئیں۔**

سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ مجالس میں سہ ماہی امتحان ہوتا ہے اور نیشنل طور پر ہم ایک ہی لیتے ہیں۔ آئندہ سے دو امتحان لیا کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: دو امتحان تو کم از کم لینے چاہئیں۔ نصاب کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کونسی کتاب مقرر کی ہے۔ جو پرانی عورتیں ہیں وہ تو اردو زبان پڑھ لیں گی لیکن جو نئی بچیاں ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ involve کرنے کی ضرورت ہے۔ نارویجین زبان میں جو لٹریچر موجود ہے وہ ان بچیوں کو دیا جائے۔ جو بچیاں یونیورسٹی میں پڑھتی ہیں ان کو انگلش زبان کی کتب دیں یا پھر ان کو MP3 قسم کی ریکارڈنگ کے ذریعہ مواد دیں۔ جو اُردو تو سمجھ لیتی ہیں اور لکھ نہیں سکتیں وہ MP3 کے ذریعہ سن لیا کریں گی اور تیاری کر لیا کریں گی۔ اور جب پیپر دینا ہو تو اردو میں، نارویجین میں یا رومن اردو میں لکھ لیا کریں۔

✿......حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا نارویجین زبان میں ترجمہ بہت کم تعداد میں ہوا ہے۔ صرف تین یا چار کتب ہیں جن کا ترجمہ ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ایسی بچیاں، خواتین جو اردو زبان نہیں جانتیں ان کے لئے شعبہ تعلیم کو محنت کرنی پڑے گی۔ Essence of Islam ہے اس کے انگلش میں پانچ Volume آچکے ہیں۔ اس میں سے مختلف مضامین لے کر دیں۔ ضروری نہیں کہ کتاب دی جائے۔ اللہ تعالیٰ پر، رسول پر، تقویٰ پر، پردہ پر، جہاد پر اور دیگر مختلف مواضیع ہیں جن کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: Essence of Islam، ''مرزا غلام احمد قادیانیؑ'' جو اردو زبان میں کتاب ہے اس کا ترجمہ ہے۔ اردو والی کتاب میں تو تھوڑے مواضیع ہیں جب کہ Essence of Islam میں تو زیادہ مواد اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو انگلش پڑھ سکتی ہیں وہ انگلش میں پڑھ لیں۔ اگر نہیں تو پھر ان عناوین پر ان کتابوں سے حوالے دیکھ کر اپنا سلیبس بنائیں۔ تھوڑی محنت کرنی پڑے گی لیکن آپ کو جو آج کل ایشوز ہیں ان پر مواد مل جائے گا۔ **قرآن کریم، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے تعلیمی نصاب بنائیں۔** وہ اگر پڑھیں گی تو تربیت کے کام بھی آجائے گا۔ سیکرٹری تربیت کے لئے بھی آسانی ہو جائے گی۔

✿......**سیکرٹری تعلیم** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ کیا ہم بچیوں کے علیحدہ نصاب اور دوسری لجنہ کے لئے علیحدہ نصاب بنا سکتے ہیں یا نصاب ایک ہی رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایک ہی رکھیں۔ دوسری لجنہ میں کتنی ہیں جنہوں نے کتابیں پڑھ لی ہوں گی۔ زیادہ سے زیادہ ''کشتی نوح'' پڑھ لی ہوگی یا ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھ لی ہوگی۔ یا دو چار اور چھوٹی سی کتابیں پڑھ لی ہوں گی۔ اکثر نے تو پڑھا ہی نہیں ہوتا۔ یہ بہتر ہے کہ آپ ایک موضوع، عنوان ایک دفعہ بتا دیں پھر جس کو شوق ہوگا ان حوالوں کو دیکھ کر ان کتابوں میں گہرائی سے مطالعہ کر سکیں گی اس طریقہ سے نصاب بنائیں۔

سیکرٹری صاحبہ تعلیم نے بتایا کہ ''اسلامی پردہ کی اہمیت اور ضرورت ماضی اور حال کے آئینہ میں'' کے عنوان پر ایک مقالہ نویسی کا مقابلہ رکھا ہے اور یہاں کی جو لوکل ہیں ان کو کہا تھا کہ نارویجین زبان میں لکھ لیں۔ لیکن نارویجین زبان جاننے والیوں میں سے کسی نے لکھا نہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ان کو لکھنا چاہئے تھا۔ اصل پردہ تو انہی کا اُتر رہا ہے۔ زیادہ الفاظ پر نہیں تو تھوڑے الفاظ پر مشتمل مضمون لکھ لیں۔

✿......حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ نارتھ کی طرف جو فیملی رہتی ہے اور ان کی چار پانچ لجنات ہیں وہاں ابھی مجلس قائم نہیں کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہاں بھی قائم کریں۔

✿......**سیکرٹری صاحبہ خدمت خلق** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا خدمت خلق کا کوئی ریگولر چندہ ہے۔ کوئی ایسا پراجیکٹ ہے جو کسی غریب ملک کے لئے آپ دیں۔ مثلاً لجنہ امریکہ ہے آپ لوگ تو اتنا نہیں کر سکتے لیکن وہ ہر سال 15 یا 20 ہزار ڈالرز دیتے ہیں افریقہ کے غریب بچوں کے لئے عیدی کے طور پر۔

اس پر سیکرٹری صاحبہ خدمت خلق نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں میں لجنہ مستقل مدد کر رہی ہے۔ اس دفعہ ہمارے پاس جو خدمت خلق کا فنڈ اکٹھا ہوا تھا وہ ہم نے ''مریم شادی فنڈ'' میں بھیجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح انڈیا میں قادیان کے لوگوں کے لئے بھیجا جا سکتا ہے۔

✿......صدر لجنہ نے بتایا کہ 100 کلو کے قریب ہم نے کپڑے بھی مریم شادی فنڈ کے لئے بھیجے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایسے کپڑے نہ بھیجیں جو لنڈے کے لگتے ہوں۔ مَیں نے اس بارہ میں خطبہ میں بڑی وضاحت سے کہا ہوا ہے کہ کس قسم کے کپڑے ہونے چاہئیں۔

✿......حضور انور نے فرمایا: اب یہاں لجنہ کا دفتر بھی بن گیا ہے اور لجنہ کی لائبریری بھی ہے۔ **آپ اپنی اس لائبریری میں لجنہ کی جو کتابیں ہیں وہ منگوا کر رکھیں۔** پاکستان کی لجنہ نے جو شائع کی ہیں، یا انڈیا کی لجنہ نے شائع کی ہیں یا یوکے سے شائع ہو رہی ہیں۔ انگلش میں اردو میں ہیں یہ ساری منگوا کے رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ''اوڑھنی والیوں کے لئے پھول'' ایک جلد ہے پہلی۔ اس کی اگلی کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی بھی شائع ہو چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بھی شائع ہو چکی ہے اور مَیں نے لجنہ کے بارہ میں جو مختلف وقتوں میں کہا ہے اس کی بھی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں وہ بھی آپ کی لائبریری میں ہونی چاہئیں۔

✿......**سیکرٹری ناصرات** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت 99 ناصرات ہیں۔ پہلے تعداد زیادہ تھی لیکن بہت سی لجنہ میں چلی گئی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: نیچے سے بھی تو چھوٹی بچیاں ناصرات میں شامل ہو رہی ہوں گی۔

ناصرات کے پروگرام کے بارہ میں سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ناصرات کی کلاس لگائی جاتی ہے۔ اور بارہ سے پندرہ سال کی بچیوں کے لئے ہر مہینے کے آخری سنڈے کو کلاس لگائی جاتی ہے اور کلاس میں مختلف عناوین رکھے جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بارہ سے پندرہ سال کی لڑکیاں بڑی ہوتی ہیں اور ان کے اپنے مسائل بھی ہوتے ہیں۔ ان کے عناوین، مضامین اس طرح کے ہوں کہ ''دینی مسائل کیا ہیں؟''، ''ہم احمدی کیوں ہیں''، ''احمدی لڑکی کی کیا ذمہ داری ہے''، ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کیا توقعات کی ہیں؟''، اللہ کے رسول نے کیا کی ہیں؟'' ''قرآن کیا کہتا ہے''، کس طرح کا ایک احمدی مسلمان ہونا چاہئے۔ اور پھر موجودہ زمانہ کے جو موضوعات ہیں کہ ''**کیوں ہمیں پردہ کی ضرورت ہے**''، ''**پردہ اس ماحول میں ہو سکتا ہے کہ نہیں ہو سکتا**'' اور ڈسکشن، بات چیت اس طرح ہو کہ کیوں نہیں ہو سکتا؟ یہ لجنہ کے لئے بھی ضروری ہے اور ناصرات کے لئے بھی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اسی طرح مردوں سے میل جول ہے، سلام ہے، مصافحہ کرنے کی یہاں بہت عادت ہے۔ یورپ میں تو ہر جگہ ہی ہے۔ ویسے مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لڑکیاں لاشعوری طور پر جب میری طرف ہاتھ بڑھاتی ہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کو سلام کرنے کی عادت ہے۔ ایک بچی، لڑکی کو جو حیاء ہے اس کا شروع میں ہی اس کا احساس ہو جانا چاہئے۔ دس سال کی عمر جو ہے مَیں نے واقفات نَو کو بھی کہا ہے کہ اس عمر میں نماز فرض ہوتی ہے۔ اس وقت ساری پابندیاں فرض ہونی چاہئیں۔ جو سارے فرائض ہیں ان پر عمل ہو جانا چاہئے۔ تو اس سے پہلے پہلے عادت ڈال دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امریکہ میں مجھ سے کسی نے پوچھا کہ لڑکیاں پردہ نہیں کرتیں۔ توجہ نہیں دیتیں۔ جین پہنتی ہیں اور چھوٹی قمیص ساتھ پہنتی ہیں تو کیا کیا جائے۔ مَیں نے ان کو یہی کہا تھا کہ آپ لوگ بچپن سے، پانچ چھ سال کی عمر سے عادت ڈالنی شروع کریں گی۔ سات سال کی عمر میں اس کو پتہ ہو کہ مَیں نے چھوٹی قمیص نہیں پہننی۔ فراک بھی لمبی پہننی ہے۔ جین کے ساتھ بلاؤز نہیں پہننا۔ سکارف لینے کی عادت کبھی کبھی ڈالنی ہے۔ تو جب دس سال کی ہوگی تو اس میں جھجھک نہیں رہے گی۔ اگر آپ اس طرح عادت نہیں ڈالیں گی تو وہ کہے کہ مَیں تو ابھی دس سال کی ہوں، گیارہ سال کی ہوں، بارہ سال کی ہوں۔ اسی طرح سلیولیس (Sleeveless) بازو والی فراکیں جو ہیں وہ پہن لیتی ہیں۔ اور وہ بھی جب حیا نہیں آئے گی تو سب ختم ہو جائے گا۔ پھر پردہ کی عادت کبھی نہیں پڑے گی۔ اس لئے شروع سے ہی عادت ڈالنے کی ضرورت ہے۔ ناصرات کی تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ تبھی آپ اس ماحول سے اپنی اولاد کو بچا کر رکھ سکتی ہیں۔ ناصرات کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

✿......**سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ لجنات کا کتنا وعدہ ہے؟ ناروے میں اور سکینڈے نیویا کے اکثر ملکوں میں کمانے والی عورتیں کافی ہوتی ہیں۔ بہ نسبت جرمنی وغیرہ کے۔ سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ امسال کا وعدہ ایک لاکھ 40 ہزار 549 کرونر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا بڑا ٹارگٹ ہے۔

✿......**سیکرٹری صنعت وحرفت** سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے قرآن کریم کی نمائش جس طرح یہاں لگائی ہے بس یہی ہے یا اس کے علاوہ بھی نمائشیں لگاتی ہیں۔ اور عورتوں کو اپنے کام دیتی ہیں کہ کوئی یہ کر کے لائے، کچھ کڑھائی، سلائی وغیرہ کا کام آتا ہے۔ کوئی نیٹنگ وغیرہ اور اس قسم کی چیزیں تا کہ ان خواتین کی کوئی آمد ہو جائے۔ بعض ایسی عورتیں ہیں ان کو کام نہیں ملتا اور گھر بیٹھ کر کام مہیا کئے جا سکتے ہیں تا کہ آپ کی نمائش میں یہ چیزیں آجائیں اور پھر آخر پر یہ چیزیں خرید سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر اس کو مزید وسعت دینی ہے تو گھر سے کوئی بھی چیز تیار کر کے لائیں۔ گھر کا کاٹیج انڈسٹری کی طرح، اس کو آپ مارکیٹ تلاش کر کے مارکیٹنگ کریں۔ اب نئی لڑکیاں ہیں جو پڑھی لکھی ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ کوئی ایم بی اے کر رہی ہے، کوئی فنانس کر رہی ہے، کوئی مارکیٹنگ کر رہی ہے، کوئی سیلز وومین (Sales Women) کا کام کر رہی ہے۔ تو ان کے سپرد کام کیا جا سکتا ہے کہ وہ Explore کریں، نئے راستے نکالیں تا کہ بڑی بوڑھیاں جو گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں ان کی آمد کا کوئی ذریعہ بن جائے۔ اس طرح ان کی آمد بڑھے گی تو آپ کے چندے بھی بڑھ جائیں گے۔

سیکرٹری صنعت وحرفت نے بتایا کہ ممبرات چیزیں بناتی ہیں۔ ہم نے سٹال لگایا تھا جس سے دس ہزار کرونر آمد ہوئی تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دس ہزار کرونرز کا مطلب ہے ایک ہزار پاؤنڈ۔ اب اس سے بڑا ٹارگٹ رکھیں۔

سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ مینا بازار میں ہمیں 87 ہزار کرونر کی آمد ہوئی تھی جو ہم نے مسجد کے لئے دے دی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے۔ اس سے جو آمد ہوتی ہے وہ آپ جو مختلف پراجیکٹس ہیں ان میں بھی دے سکتی ہیں۔ خدمت خلق والوں کو، افریقہ کے لئے، مختلف مدات ہیں۔ یتامیٰ فنڈ کے لئے، بلال فنڈ کے لئے۔

✿......**سیکرٹری تبلیغ** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری ایک تبلیغی کمیٹی ہے اس کا ایک لائحہ عمل ہے جو ہر مجلس میں بھیجتے ہیں جس پر ہر ماہ رپورٹ آتی ہے اور ہر ماہ ساتھ ساتھ ہدایات دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری تبلیغ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: یونیورسٹی میں لڑکیاں پڑھ رہی ہیں ان کو کہیں کہ یونیورسٹی میں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں سیمینار آرگنائز کرنے کی کوشش کرو۔ وہاں تعارف کروایا جائے۔ یا کچھ پڑھی لکھی لڑکیوں کو اکٹھا کر کے تعارف کروایا جائے۔ اب آپ کے پاس ہال وغیرہ بھی موجود ہیں۔ یہاں آکے سیمینار کے طور پر فنکشن بھی کئے جا سکتے ہیں۔ پڑھی لکھی لڑکیاں ان میں شامل ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ایک عام تبلیغ ہے۔ لیف لیٹنگ (Leaf Letting) کی جو سکیم ہے اس میں عورتوں کو حصہ لینا چاہئے۔ لیکن مردوں کے ساتھ نہیں۔ یوکے والوں نے اس طرح تقسیم کیا ہے کہ چھوٹے پرائمری سکولوں میں اور گھروں میں عورتوں کی ذمہ داری ڈالی ہے وہ جا کے کرتی ہیں اور اگر بڑی جگہوں پر جانا ہو تو فیملی کی ذمہ داری ہوگی۔ ایک پوری فیملی مرد، عورت اکٹھے ہو کر جائیں۔ غیر رشتہ دار مرد اکٹھے نہ ہوں بلکہ رشتہ دار اکٹھے ہوں۔ یا صرف عورتوں کی ذمہ داری ہو کہ ان کے سپرد صرف پرائمری سکول ہوں، چرچ ہوں یا ایسا حصہ چرچ کا جس میں عورتیں جاتی ہیں یا جب ان کے فنکشن ہو رہے ہوتے ہیں، یا گھروں میں واقفیت پیدا کر کے، یا میل بکس میں ڈالنے کے لئے، تو بہر حال یہ خیال رکھیں کہ عورتوں نے تبلیغ کے لئے اپنا علیحدہ انتظام کرنا ہے مردوں کے ساتھ مل کر نہیں کرنا۔ گو کام وہی کرنا ہے لیکن علیحدہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ یونیورسٹی والوں کا استعمال کریں۔ بڑی بوڑھیوں کو استعمال کریں۔ اولڈ پیپل ہاؤس (Old People House) میں آپ پھول، پھل لے کر جاتی ہیں تو ساتھ لٹریچر بھی لے جائیں۔ کیک پھل وغیرہ دیتی ہیں تو ساتھ لٹریچر بھی رکھ دیا۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہم میڈیا میں آرٹیکل لکھ رہے ہیں۔لیکن لڑکیوں کو ٹرینڈ کرنے کا کام زیادہ کر رہے ہیں۔اس سال ہمارے 13 آرٹیکلز شائع ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جونئی لڑکیاں آرہی ہیں ان کا اپنا علم بھی تو ہونا چاہئے۔ان کو پہلے علم پورا حاصل کروانے کی کوشش کریں۔اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے شعبہ تعلیم کو کہا ہے مختلف عناوین پر جب ان کو مواد مہیا کریں گی تو ان کا علم بڑھے گا، آگے تبلیغ کے کام بھی آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا: جو طالبات کی سٹوڈنٹ آرگنائزیشن ہے اس کو Active کریں۔

صدر صاحبہ لجنہ نے عرض کیا کہ یہاں مخلوط تعلیم اتنی ہے کہ یونیورسٹی میں اگر ہماری بچیاں کوئی پروگرام منعقد کرتی ہیں تو وہاں ہر حالت میں لڑکے بھی آتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لڑکے آتے ہیں تو اگر حجاب کے اندر رہ کر اسلام کے اوپر لیکچر دینا پڑے تو دیں۔کوئی حرج نہیں۔لڑکیاں اپنے سٹوڈنٹس کے ساتھ ہی آئیں گی اور وہ ان کے ساتھ ویسے بھی پڑھ رہی ہیں۔اگر پردہ میں رہ کر اسلام پر لیکچر دیں تو اپنی حالتوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔لیکن یہ نہ ہو کہ کھلی چھٹی مل جائے۔مرکز کی طرف سے کنٹرول ہونا چاہئے۔یہ نہ ہو کہ اونٹ کی طرح سر رکھنے کا موقع دیں تو پورے کا پورا اونٹ داخل ہو جائے۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہم نے چرچ کے بھی دورے کئے ہیں اور مجلس نے رابطے رکھے ہیں۔اور ریڈ کراس میں بھی ہم نے کافی کام کیا ہے اور وہ اس طرح کہ ریڈ کراس والے جب اپنا کوئی پروگرام بناتے ہیں تو ہمیں کہتے ہیں کہ آپ عورتوں کے بارہ میں آکر بتائیں۔ادھر بھی کافی مہمان آتے ہیں تو ان کے پروگرام میں ہماری ایک تقریر ہو جاتی ہے۔

✲ ......**سیکرٹری تجنید** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تجنید 490 ہے اور ہم ہر تین ماہ بعد مجالس سے لسٹیں منگواتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی تجنید تیار کرتے ہیں اور ہماری موجودہ تجنید جولائی کی لسٹوں کے مطابق ہے۔

✲ ......**سیکرٹری صحت جسمانی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجالس کو دو سرکلرز بھجوائے ہیں۔ہم ہیلتھ سیمینار بھی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: لجنہ کو سیر کی عادت بھی ڈالیں۔نیز فرمایا کہ کیا اجتماع پر بھی کھیلوں کے پروگرام ہوتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری صحت جسمانی نے بتایا کہ اجتماع پر تو نہیں ہوتے لیکن ہمارا سال میں ایک سپورٹس ڈے ہوتا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: اجتماع پر بھی رکھ لیا کریں۔آپ ان ڈور تو کر ہی سکتی ہیں۔

✲ ......**سیکرٹری اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سال میں دو دفعہ رسالہ ''زینب'' نکالتی ہیں۔ 56 صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔آدھا نارویجین میں ہوتا ہے اور آدھا اردو میں۔

حضور انور نے فرمایا نئی لڑکیاں جو یہاں کی پڑھی ہوئی ہیں ان کو شامل کریں۔آپ کی جو لکھنے والی ٹیم ہے اس میں نئی لڑکیوں کو آگے لے کر آئیں تا کہ ان کی دلچسپی بھی بڑھے۔

✲ ......**سیکرٹری تربیت نومبائع** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت چھ نومبائع خواتین ہیں۔ان کے ساتھ مہینہ میں ایک تربیتی میٹنگ ہوتی ہے اور ان کے لئے باقاعدہ ایک نصاب بنا ہوا ہے اور ایک ایک عنوان پر بات ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان نومبائعات کو اس طرح سنبھالیں کہ یہ دور نہ جائیں۔اصل میں بعض جو آتے ہیں بڑی امیدیں لے کر آتے ہیں۔جب عہدیدار کو دیکھتے ہیں کہ ان کی امیدوں پر نہیں پوری اتر رہیں تو ان کو ٹھوکر لگتی ہے۔بعض بڑی بوڑھیوں کو دیکھ کر ٹھوکر لگتی ہے۔اس لئے ان کو سنبھالنے کے لئے بڑے طریقہ سے ان کے ساتھ ڈیل کرنا ہوگا تا کہ صحیح تربیت ہو سکے اور ان کو بتائیں کہ تم نے نہ کسی عہدیدار کی بیعت کی ہے، نہ کسی بڑے بوڑھے کو ماننا ہے اور نہ کسی مرد کو اور نہ کسی عورت کو ماننا ہے۔تم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اور ان کو ماننا ہے اور تم یہ دیکھو کہ آپؑ کی تعلیم کیا ہے۔اگر ہمارے میں کمزوریاں ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اپنے ایمانوں کو ٹھوکر لگاؤ۔بڑے طریقہ سے ان کو نظام میں سموئیں۔اس طرح سموئیں کہ تین سال کے بعد وہ مین سٹریم (Main Stream) کا حصہ بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا ان میں سے جو اچھی Active ہیں ان کو تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔جہاں وہ رہتی ہیں وہاں ان سے تبلیغی کام لیں۔

اس بات پر کہ نومبائع خواتین میں سے اکثر شادی کر کے احمدی ہوئی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو جو مجھے ملی ہیں ان سے مَیں نے پوچھا ہے `انہوں نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ شادی کی وجہ سے ہم احمدی نہیں ہوئے ہم پڑھ کے احمدی ہوئے ہیں۔گو شادی کر کے احمدیت کے قریب آئی ہیں لیکن وجہ صرف شادی نہیں ہے۔لیکن بہرحال کچھ ایسی بھی ہوں گی جو شادی کی وجہ سے ہوئی ہیں۔

✲ ......**سیکرٹری تربیت** نے بتایا کہ جو چند ہیں ہم ان سے مکمل رابطے میں ہیں اور ان کو ہر پروگرام کی اطلاع بھی دیتے ہیں۔وہ چندہ بھی دیتی ہیں لیکن بعض دفعہ وہ پروگراموں میں شامل نہیں ہوتیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوشش کریں کہ ان کے اپنے پروگرام کروائیں اور ان کو Involve کریں۔ان میں سے کسی ایک کی تقریر لجنہ کے اجتماع، جلسوں، اجلاسوں وغیرہ پر کروایا کریں تا کہ ان کو پتہ چلے کہ ہم نے اپنا ایک Active رول ادا کرنا ہے۔

صدر لجنہ نے عرض کیا کہ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ وہ خود تو شاید احمدیت میں خلوص میں بہت آگے بڑھ جاتی ہیں لیکن ان کے گھروں میں جو مرد ہیں ان کو ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ اسلام کے بنیادی حکم کی بھی پیروی نہیں کر رہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ مسئلہ صرف یہاں نہیں ہے دنیا میں ہر جگہ ہے۔میرے سے اکثر جو ایسی فیملیاں ملتی ہیں تو مَیں ان کو یہی کہا کرتا ہوں۔سوال یہی کرتا ہوں کہ پہلے یہ بتاؤ کہ تم تو احمدی ہوگئی ہو تمہارا خاوند صحیح مسلمان ہے یا نہیں۔اگر ہے تو کیا وہ پانچ وقت نمازیں پڑھتا ہے کہ نہیں۔اگر نہیں پڑھتا اور اس کو دین کا نہیں پتہ تو تم سمجھ کے احمدی ہوئی ہو تو پہلے تم اس کی اصلاح کرواور اس کو دیکھ کر اپنے دین سے نہ ہٹو بلکہ اس کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرو۔تو سمجھایا جائے تو سمجھ جاتی ہیں۔

✲ ......**سیکرٹری ضیافت** کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ضیافت تو آپ کر ہی رہی ہیں۔

✲ ......**سیکرٹری مال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال کا جو بجٹ ہے وہ اڑھائی لاکھ کرونز مجلس کا چندہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے کمانے والی خواتین کی تعداد، ان کی آمد اور چندے کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا کہ چندہ بڑھانے کے لئے ابھی بہت گنجائش ہے۔لیکن پچھلے چار پانچ سال سے تو اس لئے بھی صرف نظر کی جاسکتی ہے کیونکہ مسجد میں کافی قربانی کی ہے۔تو بہرحال یہ جائزہ لے لیا کریں اور بتا دیا کریں کہ چندہ اگر دینا ہے تو خدا کی خاطر دینا ہے۔یہ ٹیکس نہیں ہے۔اس لئے غلط بیانی کر کے نہ دو۔نہیں دینا تو کہہ دو کہ اس سے زیادہ مَیں نے نہیں دینا لیکن یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آمد کچھ لکھوائیں اور چندہ کچھ دیں۔صدر کو اختیار ہے کہ وہ چندہ کم دینے کی اجازت دے سکتی ہے۔لیکن سچائی کی عادت ڈالنی چاہئے۔پیسے بے شک نہ بڑھیں۔سچ بولنے کی عادت بہرحال بڑھے۔

سیکرٹری تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: تربیت جو ہے سب سے اہم شعبہ ہے جو شعبہ مال کی بھی مدد کرتا ہے۔شعبہ تعلیم کی بھی مدد کرتا ہے۔شعبہ تبلیغ کی بھی مدد کرتا ہے۔اور اسی طرح باقی شعبوں کی بھی تو تربیت کا آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہم نے جو لائحہ عمل بنایا ہوا ہے اس کے مطابق ہم ہر ماہ جائزہ لیتے ہیں کہ کتنی ممبرات ہیں جو پانچ وقت نماز ادا کرتی ہیں۔کونسی باجماعت ادا کرتی ہیں۔کونسی قرآن کریم باترجمہ پڑھتی ہیں۔اور جب اس کا جائزہ آتا ہے تو پھر حضور انور کے خطبات اور خطابات میں سے مضامین اور ہدایات اخذ کر کے دی جاتی ہیں جیسے ہیلووین کے بارہ میں حضور کی ہدایات، نوافل کی تحریک، محاسبۂ نفس، دین کو دنیا پر مقدم کرنا، زہد و تقویٰ اختیار کرنا وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو لڑکیاں پندرہ سال سے اوپر ہوگئی ہیں، مَیں نے سنا ہے کہ ان میں یہ باتیں پیدا ہو رہی ہیں کہ بعض مائیں کہتی ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں کہ ہم یہاں پر اپنی بیٹیوں کو مسلمان بھی رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔تو ایسے لوگوں کے بارہ میں بھی آپ کو معلومات ہونی چاہئیں کہ کون کون ہیں۔کیوں ان میں ایسے خیالات آرہے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ تعلیم کے لئے ایسے مواد ضرور ہوں کہ ''ہم احمدی کیوں ہیں؟''۔ ''احمدی اور دوسرے مسلمان میں کیا فرق ہے''۔ ''ہمارے ماں باپ نے اگر احمدیت قبول کی تو ہم نے کس طرح اسے اپنے میں قائم رکھنا ہے؟''۔اس طرح تربیت پر آپس میں ڈسکشن کروایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: خاص طور پر جو پڑھنے والی لڑکیاں ہیں، یونیورسٹی میں جانے والی لڑکیاں ہیں 18,17,16 سال کی ہیں کچھ آزادی چاہتی ہیں ان کے ساتھ بھی ان مواضیع پر ڈسکشن ہونی چاہئے کہ ''لباس ہمارا کیوں اچھا ہونا چاہئے؟''، ''کیوں ڈھکا ہوا ہونا چاہئے؟''، ''حجاب کیوں ضروری ہے؟''۔حجاب کے خلاف یورپ میں جو مہم ہے اس میں ایک احمدی لڑکی کیا کردار ادا کر سکتی ہے۔پھر قرآن کریم پڑھنے کی عادت ہے۔قرآن کریم کے احکامات جو عورتوں کے بارہ میں ہیں ان کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔یہ سوال بھی ہوتا ہے کہ کیوں عورتوں کے لئے پردہ کا حکم ہے۔مردوں کے لئے کیوں نہیں؟ حالانکہ مردوں کو تو پہلے ہی ''غضّ بصر'' کا حکم ہے۔اسی طرح بعض وراثت پر سوال اٹھتے ہیں کہ مرد کا حصہ زیادہ ہے اور عورت کا کم ہے۔تو ایسے سوالات آپ کو سوچ سمجھ کر اکٹھے کرنے پڑیں گے۔پھر ان سوالات پر لڑکیوں کی ڈسکشن کروایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر رشتوں کے بارہ میں مسائل ہیں۔ذرا ذرا سی بات پر ناراضگیاں ہوتی ہیں اور بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔بعض تو بڑے حقیقی مسائل ہوتے ہیں جو بعض لڑکوں کی طرف سے اٹھتے ہیں اور بعض معمولی مسائل ہوتے ہیں جو بے صبری کی وجہ سے اٹھ رہے ہوتے ہیں۔تو تربیت کا یہ بھی کام ہے کہ ہمدرد بن کر رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے بھی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: لڑکیوں میں یہ اعتقاد پیدا ہونا چاہئے کہ ہماری جو عہدیدار ہیں وہ ہماری ہمدرد ہیں۔اس طرح پھر وہ آپ سے مسائل ڈسکس کر سکیں گی۔حضور انور نے فرمایا جو پڑھی لکھی لڑکیاں ہیں ان سے مسائل کے بارہ میں سوالنامہ تیار کروائیں۔والدین کے ساتھ مسائل ہیں تو وہ بتائیں۔کس حد تک آزادی ہونی چاہئے۔یا اسی طرح کے اور پہلو ہیں۔ان پر ایک سوالنامہ بھی پڑھی لکھی لڑکی سے جسے سوشل سائنس میں علم ہو اور سوال تیار کرنے آتے ہوں اس سے لکھوا کر پندرہ بیس سوال تیار کروائیں۔

حضور انور نے فرمایا مَیں نے اسی طرح کا ایک سروے یوکے میں کروایا تھا۔نام نہیں لئے تھے۔صرف معلومات آگئی تھیں اور مجھے مواد مل گیا تھا۔جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء میں اور جلسہ سالانہ یوکے 2010ء میں اس سروے کی بنیاد پر لجنہ میں تقاریر تیار کی تھیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ کس قسم کے سوال ہوں۔تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے جو مسائل ہیں کس حد تک آزادی چاہئے۔ایک مسلمان عورت پر، مسلمان لڑکی پر کیوں بعض پابندیاں ہیں۔رشتوں کے بارہ میں بہت سارے مسائل ہیں۔غور کریں اور اوپن فورم پر ڈسکشن کریں۔جب یہاں کی بچیوں کو پتہ ہوگا کہ ان کی بات باہر نہیں نکلے گی۔ نہ ماں باپ کو پتہ لگے گی تو پھر مسائل اور معاملات ڈسکس بھی کر لیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ان کے ایسے مسائل ہیں، سوال ہیں جو آپ سمجھتی ہیں کہ آپ حل نہیں کر سکتیں تو مجھے بھیجیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر بہت ساری بچیاں ایسی ہیں جو جماعت سے تعلق نہیں رکھ رہیں۔مسجد سے تعلق نہیں رکھ رہیں۔ان کے لئے انہی لڑکیوں میں سے جو مضبوط کردار کی ہیں اور علم بھی رکھنے والی ہیں ایک ٹیم تیار ہونی چاہئے۔جو اُن سے رابطہ کر کے ان کو قریب لانے کی کوشش کرے۔بعض عہدیداروں سے ناراض ہوتی ہیں اور پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔بعض اپنے بڑوں سے ناراض ہوتی ہیں اور پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔بعضوں کے گھروں کے مرد احباب عہدیداروں سے ناراض ہوتے ہیں اس طرح پورا خاندان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ان خاندانوں کو بھی آپ نے قریب لانا ہے۔

اس پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ اس کے لئے امسال ہم نے کافی کوشش کی ہے کہ انفرادی سطح پر اور چھوٹے لیول پر ہم کام کریں۔بجائے اس کے کہ صرف ایک مرکزی سطح پر کام کیا جائے اور چند خواتین جو اس قابل تھیں ان کو شامل کر کے ان کی مدد سے یہ کام کیا گیا ہے تو ہمیں فائدہ ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: بس ٹھیک ہے پھر اس کو جاری رکھیں۔

✲ ......**سیکرٹری ناصرات** نے عرض کیا کہ ناصرات کی تجنید ہر مہینہ بدلتی رہتی ہے اور ان کے معیار بھی بدلتے رہتے ہیں۔تو نصاب کے مطابق ان سے کس طرح کس معیار کا امتحان لیا جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سال میں تین امتحان لیتے ہیں اور چار مہینہ بعد ہی لیتے ہیں۔چار مہینہ جس کو گزر گئے اور پانچویں مہینے میں آکر وہ اگلے معیار میں چلی گئی تو اس سے پہلے معیار کا ہی لے لیں۔دس پندرہ دن

کا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دنیا میں کہیں بھی ایسا مسئلہ نہیں اٹھا کہ دقّت پیش آئے۔ اگر آپ چار مہینے کے بعد امتحان لیتے ہیں تو ایک لڑکی اگر گیارہ سال نو مہینہ کی ہے۔ اور وہ امتحان کے وقت بارہ سال ایک ماہ کی ہو جاتی ہے تو اس سے آپ بارہ سال والے معیار کا امتحان لے لیں۔ اگلی سہ ماہی کا جو امتحان ہونا ہے اس میں اسے اگلے نصاب میں ڈال دیں۔ یہ تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

✿......سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ آپا جان جب لجنہ میں آئی تھیں تو آپا جان چند مثالیں دے رہی تھیں کہ جونئی بچیاں احمدی ہوتی ہیں ان پر کلچر کو تھوپنے کی کوشش کی جاتی ہے تو آپ حیادار لباس کو اپنائیں اور بعض دفعہ ہمارے چوڑی دار پاجامہ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ دَور ایسا ہوتا تھا کہ پورا برقعہ اس کے اوپر ہوتا تھا تو آپ کا ڈھکا ہوا لباس ہونا چاہئے اور گھٹنے تک ہونا چاہئے۔

✿......سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ آج کل جو ٹائٹس ہیں اور لڑکیاں پہنتی ہیں اس پر ہم بہت زیادہ کام کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر ٹائٹس پر وہ لمبی قمیص پہن لیتی ہیں جو گھٹنوں سے نیچے لٹکی ہوئی ہے تو پھر ٹائٹس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قمیص لمبی ہونی چاہئے۔ مَیں نے تو کہا تھا کہ لڑکیاں جین بھی استعمال کرتی ہیں۔ سکنّی جینز بھی استعمال کرتی ہیں تو بے شک کریں لیکن پھر اس کے اوپر لمبی قمیص پہننی ضروری ہے۔ لمبی قمیص پہنیں یا پھر باہر آتے ہوئے لمبا کوٹ پہنیں۔ اصل میں یہ دیکھیں کہ پردہ کی روح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم غیروں کے سامنے اس زینت کو چھپاؤ جو تم اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں کے سامنے ظاہر کر سکتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اگر بیہودہ لباس گھروں میں پہنا جا رہا ہے تو اس میں گھروں کے لباسوں کو بھی تو چیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک جوان لڑکی گھر میں اپنے باپ اور جوان بھائی کے سامنے جین یا ٹائٹ کے اوپر بلاؤز پہن کر بغیر کسی حجاب کے پھر رہی ہے تو اس کو حیا نہیں رہے گی۔ اصل چیز حیا ہے اور حیا کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: باقی اگر تنگ پاجامہ پہنا جاتا ہے تو پہلے بھی پہنا جاتا تھا۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تنگ چوڑی دار پاجامہ اور آج کل کی ٹائٹس میں فرق ہے۔ چوڑی دار پاجامہ میں تو ٹانگ کی Shape نظر نہیں آتی۔ ٹخنے سے لے کر پنڈلی تک اور اوپر گھٹنے تک اس کی ایک ہی گولائی اور Shape ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے پنڈلی کی Shape نظر نہیں آتی۔ جب کہ ٹائٹس میں ایسا نہیں ہے۔ اس میں پنڈلی سے ٹخنے تک پوری ٹانگ کی پوری Shape نظر آ رہی ہوتی ہے۔ اس لئے بتانا پڑے گا کہ ان دونوں میں فرق ہے۔ پس آپ بچیوں کو اس طرف لانے کی کوشش کریں کہ اصل چیز حیا ہے۔ "اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَان" حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پس اگر آپ حیا کو رواج دے دیں تو آپ کے لباس اور پردے خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔

✿......اس سوال کے جواب میں کہ بعض مائیں بچیوں کا ساتھ دے رہی ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جن کی مائیں ساتھ دے رہی ہیں ان کو سمجھائیں۔ قرآن کریم میں یہ تو نہیں لکھا کہ ڈنڈا مارو۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ "فَذَكِّرْ" پس نصیحت کرتے چلے جانا تمہارا کام ہے۔ تمہیں نصیحت کرنے والا بنایا گیا ہے۔ داروغہ نہیں بنایا گیا۔ پس عہدیداران کا کام ہے کہ جو چیز بھی غلط دیکھیں تو اس بارہ میں نصیحت کرتی چلی جائیں۔ اور یہ دیکھا کریں کہ اس بارہ میں قرآن کریم کیا کہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں کیا فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں کیا تعلیم دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پردہ کے بھی کئی معیار ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی مثال دے چکا ہوں۔ لندن میں ایک مصر کا باشندہ احمدی ہوا۔ اس نے کہا کہ میری ماں کے لئے دعا کریں کہ وہ احمدی ہو جائے۔ مَیں نے اسے کہا کہ اپنی والدہ کو مسجد لایا کرو۔ کچھ عرصہ بعد وہ شخص آیا اور بتانے لگا کہ اس کی والدہ مسجد گئی تھی اور وہاں خواتین کا پردہ دیکھ کر کہنے لگی کہ تعلیم کی حد تک تو ٹھیک ہے مَیں سب کچھ مانتی ہوں لیکن تمہاری عورتیں پردہ نہیں کر رہیں۔ اور پردہ کا معیار اس کا وہ حجاب تھا جو عرب خواتین لیتی ہیں اور ماتھا ڈھانپ لیتی ہیں۔ بال نظر نہیں آتے۔ نہ آگے نہ پیچھے سے۔ اب بالوں کا پردہ بھی تو ایک حد تک ہے۔ اس لئے اگر فیشن کے لئے آپ چھوٹا سا حجاب لے لیں اور پچھلے بالوں کو دکھانے کے لئے لہراتی پھریں تو وہ غلط چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی لئے تو مَیں نے کہا ہے کہ تربیت کے دوران بچیوں میں احساس پیدا کریں۔ ان کو یہ بتائیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں اور ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اگر بچیوں کو، ہماری خواتین کو اس کا احساس ہو جائے تو پھر باقی آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتا چلا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: پردہ کا رواج صرف اسلام میں نہیں ہے۔ اصل چیز وہ روح ہے جو پردہ کے پیچھے ہے۔ مَیں حیا کی اکثر یہ مثال دیا کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں یہ واقعہ آتا ہے کہ لڑکیاں حیا کی وجہ سے، پردہ کی وجہ سے، مردوں میں مکس اَپ نہ ہونے کی وجہ سے، اپنے ریوڑ کو پانی نہیں پلا رہی تھیں کہ مرد فارغ ہو جائیں تو ہم پلائیں گی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ریوڑ کو پانی پلا دیا اور ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک لڑکی حیا سے شرماتی ہوئی، جھجکتی ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی کہ میرے باپ نے بلایا ہے۔ پس حیا کا تصور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ حیا اصل چیز ہے اور عورت کی عزت حیا میں ہی ہے۔

پھر اس واقعہ میں یہ بھی ہے کہ گھر میں غیر مرد نہیں رہ سکتا تھا۔ لڑکیوں کے باپ نے کہا کہ ان میں سے ایک سے شادی کر لو تا کہ محرم رشتہ قائم ہو جائے تب میرے گھر میں رہ سکتے ہو۔ تو پردہ کے لحاظ سے یہ محرم رشتہ کا جو تصور ہے یہ قائم ہونا چاہئے کہ کس حد تک مَردوں میں مِکس اَپ ہونا ہے اور کس حد تک ہمارا پردہ ہونا چاہئے۔ کہاں ہماری حیا کی حدود ہیں۔ یہ ساری چیزیں اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حیا اور پردہ کا تصور صرف اسلام کا تصور نہیں ہے بلکہ بہت پرانا تصور ہے۔ عیسائی ننیں (nuns) جو حجاب اپنے سروں پر ڈالتی ہیں جس کو وہ سکارف کہہ لیں اور بازو لمبے پہنتی ہیں۔ پرانے زمانہ میں بھی اور اب بھی پہنتی ہیں اور یہ اس لئے پہنتی ہیں اور سکارف لیتی ہیں کہ یہ پردہ کی حد ہے۔ تو یہ کہنا کہ ماڈرن زمانہ ہو گیا ہے۔ باقی مذاہب بگڑ گئے ہیں، بدل گئے ہیں۔ ان کی روحانی کتابوں میں لوگوں کی دخل اندازی شروع ہو چکی ہے اور ہمیشہ سے ہو رہی ہے۔ جب کہ قرآن کریم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں اس کی حفاظت کروں گا تو ہمیں بھی اس کے احکامات کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ لڑکیوں میں یہ احساس پیدا کر دیں کہ ہم نے حفاظت کرنی ہے اور ان احکامات کی بھی حفاظت کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک دم میں تو آپ بدل نہیں سکتیں۔ ایک رات میں سارے انقلاب نہیں آجایا کرتے۔ جن گھروں میں تربیت نہیں ہے ان کو اپنے سے پہلے اٹیچ (Attach) کریں۔ ان کو یہ احساس ہو کہ عہدیدار ہماری ہمدرد ہیں۔ جب یہ احساس ہو جائے گا کہ ہمدرد ہیں تو پھر جو مرضی کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے یاد ہے کہ افریقہ میں جو ہمارے سٹوڈنٹس تھے جب کوئی بعض غلط کام کرتے تھے تو ان کو سزا بھی دیا کرتا تھا۔ وہی سزا اگر کوئی غانین ان کو دیتا تھا تو برداشت نہیں کرتے تھے۔ میرا طریق یہ تھا کہ مَیں پہلے ان کو بٹھاتا تھا۔ ایک لیکچر دیتا تھا۔ ان سے تسلیم کرواتا تھا کہ تمہاری یہ غلطی ہے۔ وہ اس کو مان لیتے تھے کہ ہاں ہماری غلطی ہے۔ پھر یہ بتاتا تھا کہ اس غلطی کی سزا ہونی چاہئے۔ وہ یہ مانتے تھے کہ اس کی سزا بھی ہونی چاہئے۔ پھر مَیں سزا تجویز کرتا تھا اور وہ آرام سے سزا لیتے تھے اور اس کے بعد عزت کرتے تھے۔ تو یہ ایک لمبا طریق ہے، صبر اور حوصلے سے کام کرنے والا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ہمارے بعض عہدیدار ایسے ہیں کہ وہ سنتے ہی نہیں اور بعض عزتوں کے سوال پیدا ہو جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ مَیں ناظر اعلیٰ تھا تو جرمنی سے ایک صاحب گئے۔ بڑے غصّے سے دروازہ کھولا اور میرے دفتر میں آگئے۔ مَیں نے کہا بات کیا ہے۔ بیٹھ کر بات کریں۔ غصّہ میں بولتے رہے، لیکچر دیتے رہے۔ مَیں خاموشی سے 15 منٹ ان کا لیکچر سنتا رہا۔ فلاں ناظر کے خلاف شکایت تھی۔ تو مَیں نے ان سے کہا کہ جو ناظر کہہ رہا ہے بات ٹھیک ہے لیکن یہ جواب اس کو تمہیں اس طرح نہیں دینا چاہئے تھا۔ اب واپس جائیں ان کو مَیں فون کر دیتا ہوں اور کام جتنے دن کے بعد ناظر صاحب نے بتایا تھا اتنے دن کے بعد ہی ہونا تھا۔ لیکن چونکہ وہ اپنا غصّہ مجھ پر نکال چکے تھے اور ناظر صاحب سے دوبارہ مل کر واپس آئے اور مجھے کہا کہ جس طرح آپ نے صبر سے میری ساری باتیں سن لی ہیں اپنے ناظروں کو کہہ دیا کریں کہ وہ بھی سن لیا کریں۔ تو اگر آپ لوگ صبر سے باتیں سن لیں تو بہت ساری تربیت اور اصلاح ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو بگڑے ہوئے ہیں ان کو بھی تو ہم نے ٹھیک کرنا ہے۔ باہر تو ہم تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور ہمارے اپنے بچے ضائع ہوتے رہیں، ہماری لڑکیاں ضائع ہوتی رہیں، ہماری عورتیں ضائع ہوتی رہیں، ہمارے مرد ضائع ہوتے رہیں تو پھر اس تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں۔

سیکرٹری تربیت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ جب مَیں تربیت کے حوالہ سے عائلی مسائل کے بارہ میں لجنہ سے بات کرتی ہوں تو مجھے ہر دفعہ ایک ہی سوال کرتی ہیں کہ لجنہ تو ہم کو بڑے اچھے طریقہ سے سمجھاتی ہیں لیکن مجھے بتائیں کہ ہمارے مردوں کو بھی سمجھانے کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مَردوں کو بھی مَیں کہہ چکا ہوں، سمجھاتا رہتا ہوں۔ قرآن شریف میں ذَكِّرْ کا حکم ہے کہ تم نصیحت کرتے جاؤ۔ اب اگر کانوں پر جوں نہیں رینگتی تو ہمارا بھی جو کام ہے ہم کئے جا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جو ذیلی تنظیمیں بنائی تھیں وہ اس لئے بنائی تھیں کہ اگر مَرد صحیح طرح سے کام نہیں کر رہے تو عورتیں کر لیں۔ بوڑھے نہیں کر رہے تو نوجوان کر لیں۔ عورتیں اگر اپنی ذمہ داری کو سنبھال لیں تو انشاء اللہ انقلاب آسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ماؤں کی تربیت بھی کریں۔ مستقل کرتے چلے جائیں۔ کئی دفعہ جب مَیں ذکر کرتا ہوں تو صرف لڑکیوں کے حوالے سے نہیں کرتا، مَیں ماؤں کو بھی یہ کہتا ہوں کہ تمہارے لڑکے، ان کو سنبھالنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ ان کی تربیت بھی ضروری ہے۔ بعد میں یہ نہ لکھا کریں کہ بچے آوارہ گرد ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: لندن میں بڑے نیک لوگوں کے بعض وقف نَو بچے تھے جو یوکے میں ایشین، افریقن کے گینگ کے ساتھ مل کر لڑائی میں بدمعاشی میں اور بیہودگیوں میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کو تو اب وقف نو سے نکال دیا گیا۔ ان کے والدین اچھے بھلے جماعتی کام کرنے والے نیک لوگ ہیں لیکن چونکہ گھر میں بیلنس نہیں ہے جس کی وجہ سے بچے بگڑ جاتے ہیں یا ماں نے بچے کو کچھ نہیں کہنا، لاڈ سے رکھا ہوا ہے۔ یا ماں کے اپنے عمل ایسے ہیں کہ دو عملی نظر آ رہی ہوتی ہے۔ اس لئے تربیت چھوٹوں کی بھی کرنی ہے اور بڑوں کی بھی کرنی ہے اور جس کو بھی توجہ دلانی ہے اس کی پہلے اصل وجہ معلوم کریں اور پھر تربیت کریں۔ ان کو کچھ خوف خدا دلائیں، کچھ پیار سے سمجھائیں تو چند ایک ہی ایسی عورتیں، مائیں ہوں گی جن کو سمجھانے کی ضرورت پیش آئے گی۔ ورنہ ستّر پچھتّر، اسّی فیصد تو انشاء اللہ ٹھیک ہی ہوں گی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد بیت النصر" میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ کل 15 افراد نے بیعت کی سعادت پائی جن میں چھ مرد اور نو (9) خواتین اور بچیاں تھیں۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق سربیا، کردستان، ناروے، جنوبی کوریا، تھائی لینڈ، مراکش اور پاکستان سے تھا۔ بیعت کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

جماعت احمدیہ ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناروے آمد کے موقع پر 72 بسوں (پبلک ٹرانسپورٹ) پر ایک بڑے سُپر سائز کا اشتہار لگوایا ہے۔ یہ اشتہار "احمدیہ مسجد بیت النصر" کی بڑے سائز کی تصویر اور "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کے ماٹو پر مشتمل ہے۔ اس طرح اوسلو (Oslo) شہر میں لاکھوں لوگ جماعت کے اس محبت اور امن کے پیغام اور مسجد بیت النصر کی خوبصورت عمارت کو دیکھتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے پھر جماعت سے رابطہ کرتے ہیں اور مسجد دیکھنے آتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت سید عبدالہادی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/مارچ 2009ء میں حضرت سید عبدالہادی صاحبؓ (صحابی یکے از 313) کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت سید عبدالہادی صاحبؓ ابن سید شاہنواز صاحب ساکن ماچھی واڑہ کو 4 مارچ 1890ء کو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کا نام 177 ویں نمبر پر درج ہے۔ اُس وقت آپ ملٹری پولیس جیل کوئٹہ میں سب اوورسیئر متعین تھے۔ بیعت سے پہلے بھی آپ کے حضور علیہ السلام سے روابط تھے اور آپ حضورؑ کی سرگرمی سے خدمت بجالاتے تھے۔ اُس زمانہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے بھی معتقد تھے۔

آپؓ کے قبول احمدیت کے بعد مولوی صاحب نے ایک بار آپؓ کو لکھا کہ مَیں لدھیانہ سے دریائے ستلج کشتی کے ذریعہ عبور کر کے ماچھی واڑہ آرہا ہوں۔ اس پر آپؓ یہ سوچ کر گھبرائے کہ مولوی صاحب آپؓ کے احمدی ہونے پر الجھ پڑیں گے۔ چنانچہ آپؓ نے یہ بات حضور علیہ السلام کی خدمت میں لکھی تو حضورؑ نے جواباً فرمایا کہ آپ مطلق نہ گھبرائیں، محمد حسین ماچھی واڑہ نہیں آئے گا۔ دوسری طرف مولوی محمد حسین کے استقبال کی تیاریاں خوب زورشور سے جاری تھیں۔ جامع مسجد میں ایک بڑا مجمع وعظ سننے کے لئے موجود تھا۔ چند آدمی ایک پالکی لے کر دریا کے کنارہ پہنچے۔ جب مولوی صاحب کشتی سے اُترے تو پوچھا کہ کیا میرے آنے کی شہر والوں کو خبر نہ تھی؟ اُن لوگوں نے عرض کیا کہ سب شہر کے لوگ مسجد میں جمع ہیں، ہم آپ کو لے جانے کے لئے پالکی لائے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب سخت برہم ہوئے اور اُسی کشتی میں بیٹھ کر واپس لدھیانہ چلے گئے۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے حضرت سید عبدالہادی صاحبؓ کا ذکر اپنی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' میں چندہ دہندگان اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں میں فرمایا ہے۔ نیز ''کتاب البریہ'' میں پُرامن جماعت میں بھی آپؓ کا نام شامل ہے۔ اسی طرح ''ازالہ اوہام'' میں حضورؑ فرماتے ہیں: ''یہ سید صاحب انکسار اور ایمان اور حسن ظن اور ایثار اور سخاوت کی صف میں حصہ وافر رکھتے ہیں۔ وفادار اور متانت شعار ہیں...... وعدہ اور عہد میں پختہ ہیں، حیا کی قابل تعریف صفت ان پر غالب ہے......''۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19/فروری 2009ء میں محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا ذکرخیر مکرم احسان علی سندھی صاحب (معلّم وقف جدید) کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ میری ڈاکٹر صاحب سے پہلی ملاقات 1998ء میں ہوئی۔ مَیں احمدی نہیں تھا اور محترم ڈاکٹر صاحب ہمارے علاقہ کی غریب آبادی کی خاطر مفت طبّی کیمپ لگانے وہاں آئے تھے۔ وہ دن وہاں کے لوگوں کے لئے عید کا دن تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بے شمار مریضوں کو دیکھا اور زیادہ بیمار مریضوں کے گھر بھی گئے اور مفت دواؤں کے علاوہ نقد رقم سے بھی امداد کی۔ آپ نے ایک MBBS ڈاکٹر کو وہاں مستقل بھجوا کر کلینک جاری کرنے کا وعدہ بھی کیا جو جلد ہی پورا بھی کردیا۔ آپ کی ہمدردیٔ خلق پر ہزاروں غیر از جماعت گواہ ہیں جو آپ کی شہادت پر بے ساختہ کہتے کہ اب ہم یتیم ہوگئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب سے میری دوسری ملاقات 2000ء میں ہوئی جب مَیں احمدی ہوچکا تھا اور اپنی والدہ کے علاج کے لئے آپ کے پاس گیا تھا۔ آپ نے میری والدہ سے پوچھا کہ اُن کے کتنے بیٹے ہیں؟ اُن کا جواب تھا: آٹھ۔ آپ کہنے لگے: مَیں آپ کا نواں بیٹا ہوں۔ آپ کے اس فقرہ نے ہمیں اپنا گرویدہ بنالیا۔ خاندان کا کوئی بھی فرد کسی بھی وقت آپ سے ملنے چلا جاتا۔ میری والدہ کو آپ بھی امّاں کہا کرتے۔ ایک بار میری والدہ کا اپنے ہسپتال میں علاج کیا۔ اُن کے فارغ ہونے پر مَیں نے کاؤنٹر پر سارے بِل ادا کردیئے۔ جب ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہوا تو آپ نے ساری رقم مجھے واپس کروائی۔

میرا رشتہ طے کروانے میں آپ نے بہت مدد کی۔ مَیں ولیمہ کی دعوت دینے گیا تو کہا کہ ساری مجلس عاملہ کے لئے رات کے کھانے کا انتظام کروں۔ آپ سب کے ہمراہ وہاں تشریف لائے۔ پہلے نماز پڑھائی پھر مجلس عاملہ کی میٹنگ کی اور کھانے کے بعد مجھے ایک طرف لے جاکر آپ نے بیس ہزار روپے حضورانور کی طرف سے اور کچھ ہزار اپنی طرف سے تحفۃً دیئے۔

شہادت سے چند دن پہلے خود کہہ کر امّاں کو بلوایا اور اُن سے کہنے لگے کہ اب آپ نے میرے لئے بہت ہی زیادہ دعا کرنی ہے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11 جون 2009ء میں مکرم ڈاکٹر نصیر احمد زاہد صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو اُس وقت سے جانتا ہے جب وہ چھٹی کلاس کے طالب علم تھے۔ کبھی کوئی نامناسب لفظ اُن کے منہ سے نہیں سنا۔ کبھی انہوں نے کسی کی دلآزاری نہیں کی۔ اُن کے فری میڈیکل کیمپ کا لوگ انتظار کرتے۔ بارہ سو، چودہ سو مریض آتے اور کبھی کوئی مریض بغیر علاج یا دوا کے واپس نہیں گیا۔ نہایت عاجز انسان تھے۔ مرکزی نمائندگان کے سامنے بچھتے چلے جاتے۔

ایک غریب ہندو شخص نے اُن کی وفات پر کہا کہ مَیں علاج کروانے گیا، ایکسرے ہوئے، آپ دوا لکھنے لگے تو مَیں نے کہا کہ غریب ہوں سستی دوا لکھ دیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے عملہ سے میری 1200 روپے کی ایکسرے کی فیس واپس دلوادی اور کہا کہ پیسے نہ ہوں تو میرے سٹور سے دوا مفت لے لیں۔ ایک اور غیر از جماعت نے بتایا کہ میرے مریض کو خود ساتھ لے کر آغا خان ہسپتال میں داخل کرواکر آئے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

محترم سید ناصر سعید صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19/فروری 2009ء میں محترم سید ناصر سعید صاحب کا ذکرخیر اُن کی اہلیہ محترمہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم سید ناصر سعید صاحب 23 دسمبر 1958ء کو مکرم سید سعید احمد صاحب کے ہاں چنیوٹ میں پیدا ہوئے اور 21/اپریل 2007ء کو وفات پائی۔ ان کے دادا مکرم سید عبدالرشید صاحب نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی تھی جبکہ ان کے نانا لیفٹیننٹ سردار نذر حسین صاحب تھے جو حضرت مصلح موعودؓ کے عملہ حفاظت خاص میں بھی رہے تھے۔

محترم سید ناصر سعید صاحب بہت منکسرالمزاج، خوش اخلاق، دعاگو اور متوکّل شخصیت تھے۔ خدام الاحمدیہ کے سرگرم رکن رہ چکے تھے۔ ملازمت کے سلسلہ میں بھی کئی انعامات کے حقدار قرار پاتے رہے۔ کاروبار میں غیرمعمولی طور پر ایماندار مشہور تھے۔ کئی بار ہزاروں روپے غلطی سے آپ کو ملے جو آپ نے واپس کردیئے اور ہمیشہ اس آزمائش پر پورے اترے۔

دعا کو خاص اہمیت دیتے۔ استغفار اور درود شریف ہر وقت جاری رہتا۔ تہجد میں باقاعدہ تھے اور تبلیغ شوق سے کرتے تھے۔ کئی حادثوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرمعمولی طور پر آپ کی حفاظت فرمائی۔ جہاں کام کیا یا رہائش رکھی، وہاں کے لوگوں نے آپ سے ایک خاص برکت وابستہ محسوس کی۔ اپنی زبان سے کبھی کسی کو تکلیف نہ دی۔ ضیاع کو روکنے کی ہرممکن کوشش کرتے۔ بچوں سے محبت کرتے لیکن نماز کی پابندی میں سختی بھی کرتے اور اُن کے دینی علم میں اضافہ کی کوشش روزانہ کرتے۔ پہلا بیٹا تحریک وقف نو میں بھی شامل کیا۔ اطاعت کا مادہ غیرمعمولی تھا۔

آپ کے منہ سے نکلی ہوئی بات پیشگوئی کی طرح پوری ہوجاتی۔ کبھی مستقبل کی منصوبہ بندی نہیں کی۔ بتایا کرتے کہ جب بھی مستقبل کے بارہ میں سوچتا ہوں تو غیب سے آواز آتی ہے کہ فکر نہ کرو خدا تمہاری مدد کرے گا۔ 1997ء میں ان کے والد کی وفات ہوئی تو ایک دن گھر آتے ہوئے غیبی آواز آئی کہ تمہاری زندگی تھوڑی رہ گئی ہے۔ چند دن بعد خواب میں دیکھا کہ بیوی کو زندہ قبر میں دفن کیا ہے۔ اس کی تعبیر مجھے یہی سمجھ آئی کہ آپ مجھ سے پہلے دنیا چھوڑ جائیں گے۔

چھوٹی چھوٹی نیکیوں کی طرف توجہ کرتے۔ جب والدہ آپ کے ہاں آتیں تو اپنے ہاتھ سے اُن کی خدمت کرتے اور کسی تکلیف کی پرواہ نہ کرتے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/اپریل 2009ء میں محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کا ذکرخیر اُن کی بیٹی مکرمہ راشدہ فہیم صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں آپ کی سوانح اور شاعری کے بارہ میں ایک مضمون 16/اکتوبر 1998ء کے اخبار میں الفضل ڈائجسٹ کی زینت بن چکا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ ابّا لمبے عرصہ سے ذیابیطس اور گردوں کے عارضہ میں مبتلا تھے لیکن وفات سے کچھ عرصہ پہلے کثرت سے اپنے انجام بخیر کے لئے کہا کرتے۔ بظاہر تو درخواستِ دعا ہی تھی مگر مجھے انجام کے لفظ سے طبعاً گھبراہٹ ہوتی اور ابّا سے کہتی کہ ایسے نہ کہا کریں خدا تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا کرے گا۔ آپ ہنس کر جواب دیتے کہ عمر تو بس اتنی ہی ہونی چاہئے جتنی آنحضرت ﷺ کی تھی۔ وفات سے چند ماہ قبل شدید بیمار ہوئے تو آپ نے دعا کی کہ خدا احمدیت کی صدسالہ جوبلی تک ضرور زندگی عطا کردے۔ خدا تعالیٰ نے اُن کی یہ خواہش پوری کردی۔ 23 مارچ 1989ء کو جماعت اپنی دوسری صدی میں داخل ہوئی اور 29 مارچ کو آپ نے 59 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آخری بیماری میں ایک روز اپنے اوپر ہونے والے خدا کے فضلوں کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر پڑھا:

''ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے''

آپ گیارہ سال کی عمر میں گاؤں سے قادیان آکر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ بہت متوکّل اور شکرگزار انسان تھے۔ دعاؤں پر بہت زور دیتے۔ آپ کی زندگی میں بے شمار دفعہ ایسا ہوا کہ بظاہر ناممکن کام بھی دعا سے حل ہوجاتے۔ خصوصاً مالی پریشانی کی صورت میں کبھی کسی سے سوال کرتے اور نہ کبھی قرض لیتے بلکہ صرف دعا کیا کرتے اور اللہ تعالیٰ غیب سے سامان کردیتا۔ آپ کہا کرتے کہ خدا تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ بعد زمانہ تیرے پہلے زمانہ سے بہتر ہوگا۔

بچوں کی تربیت کا غیرمعمولی خیال رکھتے اور علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے کی حوصلہ افزائی اور مدد کرتے۔ مہمان نوازی کا وصف اعلیٰ درجہ کا تھا لیکن تکلّف سے کوسوں دُور تھے۔ جو کچھ بھی میسر ہوتا وہ پیش کردیتے۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے خاص تیاری کرتے اور اس تیاری میں بچوں کو شامل رکھتے۔

آپ بہت زیرک اور چہرہ شناس تھے۔ کئی افراد کے بارہ میں جو اندازہ لگاتے وہ بعد میں درست ثابت ہوتا۔ بے شمار لوگ خاندانی اور عائلی مسائل لے کر آتے اور اکثر مطمئن ہوکر جاتے۔ معاملات سلجھانے کا آپ کو خاص ملکہ تھا۔

آپ کو اعتکاف بیٹھنے کا بہت شوق تھا اور جوانی میں کئی بار اس کا موقع ملا۔ بزرگوں سے ملاقات اور بچوں کو ملوانے کا خاص اظہار کرتے۔ ہماری والدہ اکثر بیمار رہتیں اور آپ اُن کی تیمارداری اور چھوٹے بچوں کی ذمہ داری لمبا عرصہ تک نبھاتے رہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19/فروری 2009ء میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اشک آنکھوں میں اپنی سجائے ہوئے
دل دیا اِک دعا سے جلائے ہوئے
جذبۂ شکر سے سر جھکائے ہوئے
روح سجدے میں اپنی بچھاتے ہیں ہم
جشن ایسے بھی لوگو! مناتے ہیں ہم

مال و زر چیز کیا ہے وفا کے لئے
جان حاضر ہے میرِ سپاہ کے لئے
پھول کلیوں کی کوئی ضرورت نہیں
اس کی راہوں میں آنکھیں بچھاتے ہیں ہم
جشن ایسے بھی لوگو! مناتے ہیں ہم

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

30th December 2011 – 5th January 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 30th December 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Insight: recent news in the field of science
00:45	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
01:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 20th July 1995
02:40	Tarjamatul Qur'an class: rec. 4th October 1995
04:00	Ghazwat-e-Nabi
05:15	Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 4th October 2009
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
08:05	Siraiki Service
08:50	Rah-e-Huda
10:20	Indonesian Service
11:25	Tilawat
12:00	Seerat Sahabiyat-e-Rasool
13:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor
14:15	Dars-e-Hadith
14:25	Bengali Service
15:30	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Majlis Ansarullah UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 4th October 2009
19:20	Yassarnal Qur'an
19:40	Fiq'ahi Masa'il
20:30	Friday Sermon [R]
22:00	Insight: recent news in the field of science
22:20	Rah-e-Huda

Saturday 31st December 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	International Jama'at News
01:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 8th August 1995
02:00	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Friday Sermon: rec. on 30th December 2011
03:40	Seerat Sahabiyat-e-Rasool
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:00	Al-Tarteel
07:35	Jalsa Salana Qadian: an address delivered by Huzoor on 28th December 2009
08:40	Story Time: Islamic stories for children
08:55	Question and Answer Session: recorded on 28th July 1984
09:45	Friday Sermon [R]
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat
12:10	Story Time [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Bengali Service
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
16:20	Live Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
19:30	Faith Matters
21:30	International Jama'at News
21:15	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Sunday 1st January 2012

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. On 30th December 2011
01:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
02:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th August 1995
03:05	Friday Sermon [R]
04:20	Story Time: Islamic stories for children
04:40	Yassarnal Qur'an
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Beacon of Truth
07:55	Faith Matters
09:00	Jalsa Salana Bangladesh: concluding address delivered by Huzoor, on 7th February 2010
10:00	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 4th September 2009
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40	Story Time: Islamic stories for children
12:55	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
16:25	Faith Matters [R]
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth [R]
19:35	Real Talk
20:40	Food for Thought
21:15	Jalsa Salana Bangladesh [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:25	Adaab-e-Zindagi: a discussion on new year

Monday 2nd January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:00	International Jama'at News
01:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 10th August 1995
02:40	Food for Thought
03:15	Friday Sermon: rec. on 30th December 2011
04:25	Adaab-e-Zindagi: a discussion on new year
04:55	Faith Matters
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Medical Matters
07:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:50	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 19th April 1999
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon, delivered on 14th October 2011
11:10	Jalsa Salana Speeches
11:55	Tilawat
12:05	International Jama'at News
12:35	MTA Variety
13:10	Bengali Service
14:10	Friday Sermon: rec. on 17th March 2006
15:20	Jalsa Salana Speeches [R]
16:10	Rah-e-Huda
17:50	MTA World News
18:20	Arabic Service: Sabeel-ul-Huda
19:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 15th August 1995
20:30	International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor [R]
22:15	Jalsa Salana Speeches [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Tuesday 3rd January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Medical Matters
01:05	Insight: recent news in the field of science
01:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 15th August 1995
02:45	MTA Variety
03:15	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 19th April 1999
04:20	Dars-e-Hadith
04:35	Jalsa Salana Spain: concluding address delivered on 3rd April 2010
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science
06:45	Canadian Service: Peace Village
07:15	Yassarnal Qur'an
07:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
08:55	Question and Answer Session: recorded on 26th April 1985
10:05	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 7th January 2011
12:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:40	MTA Variety
13:20	Insight: recent news in the field of science.
13:35	Bengali Service
14:35	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 26th June 2010
15:25	Yassarnal Qur'an
15:45	Guftugu
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 30th December 2011
20:35	Insight: recent news in the field of science
20:55	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor [R]
22:05	Jalsa Salana Germany [R]
23:00	Real Talk

Wednesday 4th January 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 16th August 1995
02:35	Learning Arabic
03:00	Canadian Service: Peace Village
03:40	Question and Answer Session: recorded on 26th April 1985
05:05	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 26th June 2010
06:00	Tilawat
06:10	Dua-e-Mustaja'ab
06:50	Yassarnal Qur'an
07:10	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:55	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
09:00	Question and Answer Session: recorded on 25th July 1997
10:20	Indonesian Service
11:20	Swahili Service
12:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:50	Friday Sermon: rec. on 31st March 2006
13:50	Bengali Service
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
16:05	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:55	Fiq'ahi Masa'il
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Jalsa Salana Address
19:25	MTA Sports
19:45	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:20	Question and Answer Session [R]
21:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
22:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Thursday 5th January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40	MTA Sports
00:55	Fiq'ahi Masa'il
01:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th August 1995
02:40	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:25	Dua-e-Mustaja'ab
04:00	Friday Sermon: rec. on 31st March 2006
05:05	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00	Tilawat
06:35	Beacon of Truth
07:30	Yassarnal Qur'an
07:45	Rabwah Report
08:10	Faith Matters
09:10	Ghazwat-e-Nabi
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:20	Yassarnal Qur'an
13:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 30th December 2011
14:00	Tarjamatul Qur'an class: rec. 4th October 1995
15:05	Journey of Khilafat
16:05	Rabwah Report [R]
16:50	Faith Matters
18:00	MTA World News
18:20	Tabligh Seminar Germany: concluding address delivered by Huzoor on 26th June 2010
19:10	Ghazwat-e-Nabi [R]
20:00	Faith Matters [R]
21:05	Beacon of Truth [R]
22:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:10	Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 23 December, 2011 | Issue No. 51

کبیٹی (Kabiti) (تنزانیہ) میں ایک کامیاب امن کانفرنس کا انعقاد

"اگر لوگ امن چاہتے ہیں تو احمدیوں سے سیکھیں" ڈسٹرکٹ کمشنر کا خطاب

Rufiji کے ڈسٹرکٹ کمشنر سمیت دیگر اہم سرکاری وغیر سرکاری شخصیات اور دیگر مذاہب کے نمائندگان بالخصوص عیسائی پادریوں کی شرکت اور خطابات۔

نیشنل ریڈیو U h u r u کی امن کانفرنس پر تفصیلی نشریات

(رپورٹ: شیخ یوسف عثمان کمبا اُلایا۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ ایک مہم کے تابع تنزانیہ کے ہر ریجن میں ایسے پروگرام منعقد کر رہی ہے جن سے جماعت کا پیار و محبت اور امن و سلامتی کا پیغام بڑی وسعت سے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد تک نہایت موثر انداز میں پہنچ رہا ہے۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی کبیٹی (Kabiti) میں امن کانفرنس کا انعقاد ہے جو 15/نومبر 2011ء کو منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کے لئے کبیٹی شہر میں ایک ہال کرائے پر حاصل کیا گیا۔

کانفرنس کے مہمانِ خصوصی Rufiji کے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب تھے جو مقررہ وقت پر کانفرنس والی جگہ تشریف لے آئے۔

مہمان خصوصی جناب Mkuranga صاحب کے کرسی صدارت پر تشریف لانے کے ساتھ اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور اس کے سواحیلی ترجمے کی سعادت معلم یوسف Mbawala صاحب کے حصہ میں آئی جس کے بعد مکرم محمد حبیب صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم ترنم سے پڑھ کر سنائی۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ نظم کے بعد خاکسار (یوسف عثمان کمبا الایا۔ ریجنل مبلغ کبیٹی) نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب کا ان سے تعارف کروایا اور مہمان خصوصی کو یہ بتایا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسن و اکمل طور پر دنیا کو امن کا پیغام اپنے عملی نمونوں سے دیا لیکن مرور زمانہ سے یہ امن آہستہ آہستہ مفقود ہو گیا۔ لیکن اب آنحضور ﷺ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کے ذریعہ دوبارہ دنیا میں قائم کیا جا رہا ہے۔

رومن کیتھولک کے پادری کا خطاب:

چند تعارفی کلمات کے بعد رومن کیتھولک فرقہ کے پادری جناب Father Lupinde صاحب نے تقریر کی اور بائبل سے بعض اقتباسات بھی پڑھے جو امن کی تعلیم پر مشتمل تھے۔

پادری Ibahati Kupwe صاحب نے جو دوسرے چرچ کی طرف سے آئے تھے کہا کہ یسوع مسیح امن کا پیغام لے کر آئے تھے اور چاہئے کہ سب دنیا والے امن کا راستہ اختیار کریں۔

اس کے بعد مکرم معلم عبدالرحمان صاحب آمے نائب جنرل سیکرٹری نے تقریر کی اور کہا کہ خدا کے سب نبی ہی بنیادی طور پر امن کے پیغمبر تھے۔ آپ نے اپنی تقریر کو قرآنی آیات و احادیث سے مزین کیا اور وضاحت کی کہ اسلام کا مطلب ہی امن و آشتی اور پیار و محبت ہے لہٰذا جو شخص اسلام میں داخل ہوتا ہے وہ حقیقی امن کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

جماعت کی طرف سے Keynote تقریر مکرم مولانا طاہر محمود صاحب چوہدری نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بڑے واضح دلائل سے ثابت کیا کہ آج حقیقی امن و سلامتی صرف جماعت احمدیہ کے ذریعے ہی دنیا میں قائم ہو رہی ہے۔ دنیا کے 200 سے زائد ممالک جہاں جہاں جماعت قائم ہے اس بات کا کھلم کھلا ثبوت ہیں۔ آپ نے جماعتی سلوگن Love For All Hatred For None کو وضاحت سے حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اور آنحضورؐ اور آپ کے غلام کامل حضرت مسیح موعودؑ کی پاک زندگیوں کے مقدس نمونے حاضرین کے سامنے رکھے کہ کس طرح انہوں نے امن و سلامتی کا قیام فرمایا اور اس بات پر زور دیا کہ دنیا کا امن آج بھی انہی مثالوں کو اپنانے سے ہی ہوگا۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مہمان خصوصی نے تقریر کی جس میں سب سے قبل آپ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے مختلف مذاہب اور فرقوں کے لیڈران کو ایک جگہ جمع کیا ہے اور انہیں امن جیسے موضوع پر اظہار رائے کا موقع مہیا کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ تمام بنی نوع کی خوشیوں کے لئے مذہبی آزادی کا ماحول بہت ضروری ہے۔ امن کے بغیر کوئی خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپ نے جماعت کی امن پسندی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اگر لوگ امن چاہتے ہیں تو جماعت احمدیہ سے سیکھیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

اختتامی دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

میڈیا کوریج:

امن کانفرنس کو تنزانیہ کے نیشنل ریڈیو نے کافی شہرت دی۔ اس ریڈیو کی نشریات ملک کے اکثر حصوں میں سنی جاتی ہیں۔ امن کانفرنس کی خبریں کانفرنس کے انعقاد سے قبل اور انعقاد کے بعد بھی نشر ہوئیں۔

کانفرنس کے انعقاد سے قبل ریڈیو Uhuru FM نے مورخہ 11-12 اور 13 تاریخ کو رات 9 بجے یوں خبر دی کہ مورخہ 15/اکتوبر بروز ہفتہ شام تین بجے جماعت احمدیہ کوسٹ ریجن کے زیر اہتمام ایک امن کانفرنس منعقد ہوگی۔ احمدیہ مسلم جماعت کے ریجنل مشنری یوسف کمبا الایا نے بتایا کہ اس کانفرنس میں کبیٹی میں موجود تمام مذہبی لیڈران امن کے موضوع پر اپنے اپنے مذہب کے عقائد کے مطابق تقریر کریں گے۔ نیز احمدیہ جماعت کے ملکی امیر و مبلغ انچارج مولانا طاہر محمود چوہدری صاحب ایک اہم تقریر کریں گے۔ سرکاری لیڈران کثرت سے اس کانفرنس میں آئیں گے۔ جب کہ مہمان خصوصی ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب ہوں گے"۔

نیز کانفرنس کے انعقاد کے بعد رات 9 بجے کی خبروں میں Uhuru Radio FM نے خبر اس طرح دی کہ:

"جماعت احمدیہ کوسٹ ریجن کے زیر اہتمام ایک امن کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کے مہمان خصوصی ڈسٹرکٹ کمشنر MKuranga صاحب تھے۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد ریجنل مشنری نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور کانفرنس کا مقصد واضح کیا۔ جس کے بعد رومن کیتھولک کے پادری Father Lupinga صاحب نے امن قائم رکھنے کی کوششوں کو سراہا۔ جن کے بعد پادری Ibahiti Kupwe نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی کہ انہوں نے بلا تفریق مذہب سب کو اکٹھا کیا ہے۔ پادری صاحب کے بعد معلم عبدالرحمان صاحب نے اسلامی امن پر تقریر کی جس کے بعد تنزانیہ کے امیر و مشنری انچارج مولانا طاہر محمود چوہدری صاحب نے وضاحت سے بتایا کہ اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے اسی لئے جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفہ خامس حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا تاکیدی حکم ہے کہ جماعت ہر جگہ قیام امن کی بھرپور کوشش کرے اور لوگوں کی ان کے خالق کو پہچاننے میں مدد کرے تا حقیقی امن قائم ہو سکے۔

کانفرنس کے آخر پر مہمان خصوصی نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے بروقت یہ کانفرنس منعقد کی ہے اور خدا نے انہیں ایسا کرنے کا موقع اس وقت دیا ہے جبکہ ہم اپنی آزادی کے پچاس سال مکمل کر رہے ہیں۔ ہمارا ملک امن کا جزیرہ ہے سب لوگ مل جل کر اس کو امن کا گہوارہ بنائے رکھیں۔ میں احمدیہ جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں اس اہم اصول اور ضروری امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ امن ایک ہیرا ہے جسے کبھی خراب نہیں ہونا چاہئے۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسی مزید کانفرنسیں منعقد کرنے کی توفیق دے اور اس کے شیریں پھل ہمیں بے حساب دے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

آئس لینڈ (Iceland) میں دوسری بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد

(عبدالشکور اسلم۔ آئس لینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئس لینڈ کو دوسری سالانہ بین المذاہب کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ کانفرنس 7/اکتوبر 2011ء کو Reykjavik میں Nordic House میں منعقد ہوئی۔ اس جگہ کو کلمہ طیبہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی تصویر اور جماعتی ماٹو "Love for All Hatred for None" کے ساتھ مزین کیا گیا تھا۔ اسی طرح بعض الہامات کے بینرز بھی لگائے گئے۔

جماعت کی نمائندگی میں مکرم ولیم بلال ایٹکنسن صاحب نے "Religious Tolerence" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی مثالیں دے کر واضح کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اخلاق نے مدینہ میں مثالی معاشرہ قائم کیا۔

رومن کیتھولک چرچ کے نمائندہ نے بھی اسی موضوع پر اظہار خیال کیا۔ ان کے بعد Ethical Humanist Organisation کی طرف سے ایک نمائندہ نے بھی تقریر کی۔

ان تقاریر کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ شاملین کی طرف سے دلچسپی دیکھنے میں آئی اور انہوں نے مستقبل میں بھی ایسے پروگرام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

مکرم ابراہیم نونن صاحب نے اس پروگرام میں شرکت کرنی تھی لیکن کسی وجہ سے وہ پہنچ نہ سکے۔ اس لئے خاکسار (عبدالشکور اسلم) نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تعارفی کلمات میں خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ 1896ء سے بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کر رہی ہے اور ماضی میں ایسی مجالس کا تاریخی ذکر کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ بین المذاہب گفتگو اور باہم مل کر امن عامہ کے قیام میں کردار ادا کرنے کی حامی ہے۔ یہ بھی بتایا کہ آئس لینڈ میں یہ دوسرا پروگرام ہے۔

دونوں غیر مسلم مہمانوں کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب "Islam's Responce to Contemporary Issues" تحفہ کے طور پر دی گئی۔

پروگرام کے آخر پر سب شاملین و مہمانان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

گزشتہ سال حاضری 35 تھی لیکن اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 65 افراد حاضر ہوئے۔ جماعتی کتب برائے فروخت بھی میسر تھیں اور اس کے علاوہ کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ رومن کیتھولک اور Ethical Humanist کے لٹریچر کے لئے بھی الگ جگہ مہیا تھی۔

ایم ٹی اے کی ٹیم جرمنی سے ریکارڈنگ کے لئے آئی تھی۔ چند شاملین نے انٹرویو بھی ریکارڈ کروائے اور ایسے مزید پروگراموں کے لئے بھی تمنا کا اظہار کیا۔

❁❁❁❁❁❁